بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سلام

اسلامیات

خصوصی اِشاعت

۷

رہنمائے اساتذہ

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے۔
یہ دنیا بھر میں بذریعۂ اشاعت تحقیق، علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے مقاصد کے فروغ میں
یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔ Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں
اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

پاکستان میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
نمبر ۳۸، سیکٹر ۱۵، کورنگی انڈسٹریل ایریا،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔ ۷۴۹۰۰، پاکستان
نے شائع کی

©اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۲۴ء

مصنّف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۱۴ء
خصوصی اشاعت ۲۰۲۴ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت، یا جس طرح
واضح طور پر قانون اجازت دیتا ہے، لائسنس، یا ادارہ برائے ریپروگرافکس حقوق
کے ساتھ طے ہونے والی مناسب شرائط کے بغیر اس کتاب کے کسی حصے کی نقل،
کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور
کسی بھی ذریعے سے اس کی ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ دوبارہ اشاعت
کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لیے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبۂ حقوق اشاعت
سے مندرجہ بالا پتے پر رجوع کریں

آپ اس کتاب کی تقسیم کسی دوسری شکل میں نہیں کریں گے
اور کسی دوسرے حاصل کرنے والے پر بھی لازماً یہی شرط عائد کریں گے

ISBN 9789697342419

نوری نستعلیق فونٹ میں کمپوز ہوئی

اظہارِ تشکّر

تصنیف: فرحت جہاں
قرآنی آیات کے اُردو تراجم کے لیے ''دی علم فاؤنڈیشن'' کے مرتّب کردہ
نصاب ''مطالعہ قرآنِ حکیم'' سے اِستفادہ کیا گیا ہے
ترجمہ اور مختصر تشریح پر مشتمل یہ نصاب اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ علما کرام کے
علاوہ تعلیمی بورڈز بشمول این سی سی، پی سی ٹی بی اور ڈی سی ٹی ای سے بھی منظور شدہ ہے

تعارف

تدریسِ اسلامیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنا، قرآن و سنت کی تعلیمات و ہدایات کو جاننا اور عملی زندگی میں انھیں نافذ کرنے کا شعور بیدار کرنا اور یہ باور کروانا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس پختہ کرنا، جواب دہی کا شعور اُجاگر کرنا، حقوق و فرائض سے آگاہی دلانا، تعصب، فرقہ واریت، عدم رواداری و مساوات، رزقِ حرام اور دیگر سماجی بُرائیوں سے بچانا اور اتحاد بین المسلمین کا درس دینا بھی اس مضمون کی تدریس کے مقاصد میں شامل ہے۔

تدریسِ اسلامیات کا ایک اور اہم مقصد طلبہ کے ذہنوں میں اُن کی زندگی کا نصب العین واضح کرنا بھی ہے کہ اُن کے دنیا میں آنے کا مقصد صرف کھانا، پینا اور جینا نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کی ذمہ داری بھی اُن پر عائد ہے۔ اس کے لیے اُنھیں اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلانا اور اُن کی زندگیوں سے رہنما اصول تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ طلبہ کو یہ یقین دلانا بھی ضروری ہے کہ اُن کی عظمت و ترقی کا راز اور غلامی و محکومی سے بچنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ طریقہ دین پر ثابت قدمی اور استقامت ہے۔ طلبہ کو یہ اعتماد فراہم کرنا بھی اہم ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو دنیا میں امن و سلامتی اور تمام انسانوں کے حقوق کی یکساں فراہمی کا ضامن ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ان معمارانِ ملتِ اسلامیہ کی تعلیم و تربیت کے لیے موجود اساتذہ درج ذیل اوصافِ حمیدہ سے آراستہ ہوں:

- وہ فکر و عمل کے لحاظ سے دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں، اُن کی شخصیت احکاماتِ الٰہی کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔
- وہ فرض شناس، محبّت و شفقت اور دینی بصیرت کے حامل ہوں۔
- وہ تجوید اور عربی زبان سے واقفیت، قرآن و سنت اور دین کے احکامات کا علم اور اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں۔
- وہ فنِ تدریس سے واقف، سمعی و بصری معاونات اور تدریس کے شعبے میں ہونے والی جدید تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔
- اُن کا علم محض درسی کتب تک محدود نہ ہو بلکہ وہ سیرت، تاریخِ اسلام، تقابلِ ادیان اور فقہی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تاکہ طلبہ کو اضافی معلومات دینے کے ساتھ ساتھ اُنھیں عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرسکیں۔
- وہ خود بھی حب الوطنی، رواداری اور مساوات کے اصولوں پر کار بند ہوں اور اپنے طلبہ کو بھی فرض شناس، انسان دوست، کارآمد شہری، محبِ وطن پاکستانی اور اتحاد بین المسلمین کا داعی بنا سکیں۔
- اساتذہ کی سہولت کے پیشِ نظر رہنمائے اساتذہ میں تدریسِ اسلامیات کی دُرست سمت میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس میں تدریسِ اسباق کی تیاری، حل شدہ مشقیں، اضافی مواد، سمعی و بصری معلومات اور متعدد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں، جو یقینا تدریسی عمل کو موثر اور دل چسپ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی اور طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

فرحت جہاں

فہرست

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمۂ قرآن مجید ۱

حفظِ قرآن مجید ۳

حفظ و ترجمہ ۱۰

احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۱۵

دُعائیں (زبانی) ۲۳

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

عقیدۂ ختمِ نبوّت ۲۸

فرشتوں پر ایمان ۳۱

آسمانی کتابوں پر ایمان ۳۵

(ب) عبادات

روزہ اور اس کی فضیلت ۳۸

نمازِ جنازہ اور دیگر نمازیں ۴۰

دُعا کی اہمیت و فضیلت ۴۱

باب سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ماہ و سال (مدنی دور)

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور مدنی معاشرے کا استحکام ۴۳

غزوۂ خندق ۴۵

غزوۂ بنو قُریظہ ۴۷

صلحِ حدیبیہ ۴۸

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی سرگرمیاں ۵۰

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بطور داعیِ امن ۵۲

(ب) اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری زندگی

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر و شکر ۵۴

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سادہ طرزِ زندگی اور قناعت ۵۵

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ گفت گو ۵۷

باب چہارم: اخلاق و آداب

(الف) اچھّی عادات اپنانا

میانہ روی ۵۹

سخاوت و ایثار ۶۰

تعلیم اور تعلّم کے آداب ۶۲

(ب) بُری عادات سے اجتناب

رِیا کاری اور نمود و نمائش ۶۴

باب پنجم: حُسنِ معاملات و معاشرت

حقوقُ العباد: مہمان، مسافر، دوست، خواتین ۶۶

نظم و ضبط اور قانون کا احترام ۶۸

کسبِ حلال ۷۰

قومی املاک و وسائل کے استعمال کے آداب ۷۱

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اُمہاتُ المومنین (حضرت حفصہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش) رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۷۳

حضرت امام حَسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۵

سیّدہ زینب بنتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۷۷

صحابہ کرام (حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت اُبی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر) رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۷۹

صُوفیہ کرام (حضرت بہاء الدّین نقش بند بخاری، حضرت شہاب الدّین سہروردی) رحمۃ اللہ علیہم ۸۲

علما و مفکّرین (حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام بخاری) رحمۃ اللہ علیہم ۸۴

فاتحین (موسیٰ بن نُصیر اور طارق بن زیاد) رحمۃ اللہ علیہما ۸۷

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

اسلام میں علم کی اہمیت ۸۹

اسلام اور امنِ عامہ ۹۱

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمۂ قرآن مجید

امدادی اشیا

- ملٹی میڈیا۔تختۂ تحریر۔تختۂ نرم
- قرآن مجید میں بار بار آنے والے الفاظ پر مشتمل چارٹ
- سورتوں میں بیان کردہ اہم نکات کا چارٹ
- کلمہ اور اس کی اقسام (اسم) کا چارٹ/فلیش کارڈز جن میں سورتوں سے لیے گئے اسماء مع ترجمہ موجود ہوں
- معروف قاری حضرات کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- انبیا کرام علیہم السّلام کے قصص سے متعلق دستاویزی فلم/کتب

طریقۂ تدریس

ترجمۂ قرآن مجید پڑھانے سے قبل طلبہ کو قرآن مجید کی عظمت، اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیجیے، طلبہ کو بتائیے کہ قرآن مجید حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایات و احکامات کا سرچشمہ ہے۔قرآن مجید وہ الہامی کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر زمانے کے لیے ہیں۔ یہ تمام آسمانی کتب کا نچوڑ اور تمام شرائع کی تکمیل کے طور پر اتاری گئی ہے۔ اس سے پہلے نازل ہونے والی کتب تحریف و ردّو بدل کی وجہ سے قابلِ عمل نہ رہیں۔ جبکہ اس کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بےشک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بےشک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔
(سورۃ الحجر: ۹)

قرآن مجید چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہے گا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور حفظ کی جانے والی کتاب ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں، کامرانیاں اور خوشحالیاں مقدر بنتی ہیں۔ اس پر عمل قوموں کو عروج عطا کرتا ہے اور اس پر عمل نہ کرنے سے وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا وہ عروج پر پہنچے اور ترقی کی منازل طے کیں اور جب جب انھوں نے اس کی تعلیمات سے منھ موڑا وہ ذلت کی اَتھاہ گہرائیوں میں جاگرے۔ یہ وہ کتابِ ہدایت ہے کہ جس کے عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے، اس کے ملنے پر جتنی خوشی منائی جائے وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت آچکی ہے اور اُن (بیماریوں) کی شفا جو سینوں میں ہیں اور

مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ آپ فرما دیجیے یہ (سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے لہٰذا اُنھیں اس پر خوش ہونا چاہیے یہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس:۵۷۔۵۸)

لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دیجیے کہ (یہ کتاب) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے بھی حقوق ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے قرآن مجید کے ہم پر پانچ حقوق ہیں: اوّل اس پر ایمان لایا جائے، دوم، اس کی تلاوت کی جائے، سوم، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے، چہارم، اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے، پنجم، اس کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری کتاب فضائل القرآن)

طلبہ کو قرآن مجید کی تلاوت کا ذوق و شوق دلایئے اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کا شعور دلوایئے۔ کیونکہ اشرف المخلوقات کے لیے اس کتاب کے نزول کا مقصد یہی ہے۔

تلاوت قرآن مجید کے لیے اس کے آداب کا بھی ذکر کیجیے کہ ان کے جسم اور لباس پاک ہوں، وہ تلاوت سے پہلے وضو کریں۔ قبلہ رُو بیٹھیں اور نہایت خوش الحانی سے تجوید کے قواعد کے مطابق اس کی تلاوت کریں اس کے معانی و مطالب پر غور و فکر بھی کریں۔ اس عزم اور ارادے کے ساتھ تلاوت کریں کہ انھیں قرآن مجید کے احکامات کے مطابق اپنی انفرادی و اجتماعی زندگیوں کو ڈھالنا اور سنوارنا ہے اور اسی سے ہدایت کا نور حاصل کرنا ہے۔ جن آیات میں جنّت کی بشارت اور رحمت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہاں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے مغفرت و رحمت کی دُعائیں اور عذابِ الٰہی کے بیان والی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کریں۔

اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ وہ ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کے لیے عربی قواعد میں مہارت حاصل کریں۔ ملٹی میڈیا کے ذریعے سہل انداز میں سکھایئے۔ آیات کی شان نزول اور پس منظر بیان کیجیے۔ آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ پڑھانے اور سمجھانے کے ساتھ ساتھ کلمہ (اسم، فعل، حرف) کی نشان دہی بھی کیجیے تاکہ طلبہ الفاظ کو قواعد کے مطابق پہچان کر ترجمہ ذہن نشین کرسکیں۔

اغلاط تختۂ تحریر پر لکھ کر دُرست کروایئے۔ آیات میں موجود تعلیمات کی وضاحت آسان الفاظ میں کیجیے اور ان پر عمل کی ترغیب دلایئے۔ ترجمے کے نصاب کو پورے سال پر تقسیم کرکے پڑھایئے۔ ترجمہ پڑھانے کے لیے ''دی علم فاؤنڈیشن'' کے ''مطالعہ قرآن مجید'' اور ''رہنمائے اساتذہ'' سے استفادہ کیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- کثیر الانتخابی سوالات پر مشتمل مقابلہ ذہنی آزمائش کا انعقاد کیجیے۔
- طلبہ کو قصص الانبیا سے متعلق دستاویزی فلم دکھایئے۔
- طلبہ قصص الانبیا سے متعلق قصّے ہم جماعت ساتھیوں کو سنائیں ان قصّوں کے ذریعے انھوں نے اپنی عملی زندگی کے لیے کیا رہنمائی حاصل کی اس کا بھی تذکرہ کریں۔
- منتخب سورتوں پر مبنی معلومات کا (ذہنی آزمائش کا) مقابلہ منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

قرآن مجید کی تصویر	عربی قواعد مع امثلہ	فضائلِ قرآن مجید

حفظِ قرآن مجید

سُوۡرَۃُ التِّیۡن

امدادی اشیا

- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- سورت کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۳

طریقۂ تدریس

سورۃ التّین مکّی سورت ہے۔ اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم کھا کر ان کی اہمیت و افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پھر طور سینا اور بلد الامین یعنی مکہ معظّمہ کی عظمت کی قسم کھا کر ان مقاماتِ مقدسہ کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے۔ یہ سورت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نائب اور خلیفہ یعنی انسان کو تمام مخلوقات میں بہترین ساخت عطا فرمائی ہے، تاہم وہ بعض دفعہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے پست سے پست تر ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہ اپنی بہترین ساخت کا حق ادا کرتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ پستی میں گر جانے والوں اور نیک اعمال کی وجہ سے بلندی پر چڑھ جانے والوں کو ان کا صلہ دیا جائے۔ ایک دن ایسا ضرور آئے کہ بُروں کو ان کی برائی کی سزا دی جائے اور اچھّوں کو ان کی اچھائی کی جزا سے نوازا جائے۔ یہ کام ایک انصاف کرنے والا حاکم ہی کر سکتا ہے اور اللہ سے بڑھ کر انصاف کرنے والا حاکم اور کون ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تمام انسانوں کو چاہیے کہ اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ ساتھ روزِ جزا پر بھی ایمان لائیں اور اپنی زندگیوں کو نیک اعمال سے آراستہ کریں تا کہ آخرت میں اس کی جزا پائیں۔

معانی و مطالب

طلبہ کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر الفاظ معانی کی وضاحت کی جائے۔مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
التِّيْنِ	انجیر	طُوْرِ سِيْنِيْنَ	طور سینا، پہاڑ کا نام جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام کیا	الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ	امن والا شہر (مکہ معظّمہ)
اَسْفَلَ/ سٰفِلِيْنَ	سب سے پست حالت والا/ تمام پست حالت والوں (میں سے)	اَحْكَمِ	سب سے بڑا حاکم	الْحٰكِمِيْنَ	تمام حاکموں (میں سے)

الفاظ معانی کی وضاحت کے بعد تجوید کے قواعد کے ساتھ سورت کی بلند آواز میں تلاوت کی جائے۔ طلبہ کو ایک ایک آیت پڑھوائی جائے۔ تلفّظ کی ادائی کا خیال رکھا جائے۔ 'ت' اور 'ک' کے مخارج کا فرق بتایا جائے۔ 'لقد' میں دال کو قلقلہ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ 'ح' اور 'ع' کے مخارج کا خیال رکھا جائے۔حروفِ مدّہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھایا جائے۔حروفِ مستعلیہ اور نرمی کے حروف کا فرق بتایا جائے۔ اس سورت کی تلاوت کسی خوش الحان قاری کی آواز میں سنوائی جائے۔سورت طلبہ سے باربار پڑھوائی جائے اور گروہ کی صورت میں یاد کروائی جائے۔ طلبہ کو سورت خوش خط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دی جائے۔ اگلے دن باری باری ان سے سنی جائے۔

مجوزہ سرگرمیاں

طلبہ کے گروہ بنوا کر ان سے درج ذیل کام کروائیے ، اچھا کام تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔

- انجیر اور زیتون کے فوائد پر تحقیق کریں اور لکھ کر لائیں۔ ان کی تصاویر بھی لگائیں۔
- کوہِ طور اور مکہ معظّمہ کی خصوصیات تحریر کریں، ان کی تصاویر بھی لگائیں۔
- انسان اشرف المخلوقات ہے، لیکن وہ کون سے کام ہیں جن کی وجہ سے وہ پست سے پست تر ہو جاتا ہے؟ ان کاموں سے کیسے بچا جائے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں تجاویز تحریر کریں۔
- نیک اعمال کی فہرست بنائیے۔جن کاموں کو آپ انجام دیتے ہیں، ان پر نشان لگائیے۔
- عقیدہ آخرت پر ایک نوٹ تحریر کریں۔
- ''اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے'' یہ یقین انسان کو اچھے اعمال کی جزا اور بُرے اعمال کی سزا کا احساس دلاتا ہے۔ کیسے؟

سُوۡرَةُ الۡعَلَق

امدادی اشیا

- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- سورت کی تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۳

طریقۂ تدریس

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتائیے کہ سورۃ العلق مکّی سورت ہے، اِس میں اُنیس آیات اور ایک رکوع ہے۔ اِس سورت کی ابتدائی آیات پہلی وحی میں نازل ہوئیں اور بقیہ آیات اُس وقت نازل ہوئیں جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیت الحرام میں جا کر نماز پڑھنی شروع کی اور ابوجہل نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس عمل سے روکنے کے لیے ڈرایا دھمکایا۔ پہلی وحی میں نازل ہونے والی آیات علم کے بارے میں تھیں۔ ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو فرمایا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھیے، یہ اس بات کا اعلان تھا کہ ہر علم کو حاصل کرنے کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے نام سے ہونی چاہیے، اللہ تعالیٰ تمام علوم اور اس کائنات کا خالق ہے، وہ عظمت والا رب ہے جس نے انسان کو پیدا فرمایا اور پھر اُسے صاحب علم بنا کر اشرف المخلوقات کا درجہ دیا اور علم کو اس کی ترقی، بقا اور تحفّظ کا ذریعہ بنایا۔ اس علم کے مقابلے میں دوسرا رویّہ جہالت کا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی بقیہ آیات میں بیان فرمایا ہے، یعنی انسان اپنے مال و دولت اور عزت و جاہ کے بل بوتے پر شکر گزار ہونے کی بجائے سرکشی کا رویّہ اپناتا ہے، ایسے شخص کو اس کے انجام سے ڈراتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”حق کو جھٹلانے، اُس سے مُنھ موڑنے والے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روکنے والے کو بالآخر ہمارے غضب کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہم اس سے خوب نمٹ لیں گے، اس لیے اے نبی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) آپ نماز پڑھتے رہیے اور اپنے سجدوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیجیے“۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق، سچائی اور علم کے راستوں پر چلائے اور جہالت اور سرکشی سے محفوظ رکھے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِقۡرَاۡ	پڑھیے	خَلَقَ	اس نے پیدا کیا	یَطۡغٰۤی	وہ سرکشی کرتا ہے
الرُّجۡعٰی	لوٹنا	یَنۡهٰی	وہ روکتا ہے/منع کرتا ہے	اَمَرَ	اس نے حکم دیا
کَذَّبَ	اس نے جھٹلایا	لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ	اگر وہ باز نہ آیا		

سورت حفظ کروانے کے لیے سورت کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیے۔ مخارج، تجوید کے قواعد دُرست کروائیے۔ مثلاً: اقرا میں ''ق'' قلقلہ ''ا'' کو جھٹکے سے پڑھنا۔ ع کا مخرج، الانسان میں اخفاء کا قاعدہ۔ ان رّ اہ میں ادغام بلا غنہ۔ ینھیٰ میں اظہار کا قاعدہ۔ ناصیہ میں ص اور خاطئۃ میں خ اور ط حروف مستعلیہ وغیرہ۔حفظ کروانے کے لیے اس سورت کو بار بار پڑھوائیے۔ اگلے دن فرداً فرداً سنیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- جماعت میں اس سورت کو خوش الحانی سے پڑھنے کا مقابلہ رکھوائیے
- پہلی وحی نازل ہونے کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے
- علم کی اہمیت پر مضمون تحریر کیجیے

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	نزولِ وحی کا واقعہ	تجوید کے قواعد
سورت کے معنی و مطالب	علم کی اہمیت	

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر شبِ قدر کی فضیلت سے متعلق احادیث درج ہوں۔
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تلاوت کی آڈیو/ویڈیو
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۴

طریقۂ تدریس

سورت حفظ کرانے سے پہلے طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ مکّی سورت ہے۔ اس میں پانچ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اسی سورت

میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ قرآنِ مجید جیسی عظیم و مقدس کتاب کا نزول شبِ قدر میں ہوا۔ شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ یہ بہت قدر و منزلت اور شرف والی رات ہے۔ اس میں کی جانے والی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس خیر و برکت والی رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ اور دنیاوی و اخروی فلاح کا ضامن ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اور جبریل امین ہر حکم لے کر اُترتے ہیں۔ اس رات کی فضیلت و سلامتی طلوع فجر تک جاری و ساری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے خوش نصیب ہیں جو اس رات کو پالیتے ہیں اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو کر اپنے لیے توشہ آخرت تیار کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم المرتبت رات کی فضیلتیں سمیٹنے والا بنائے۔ آمین!

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِنَّآ	بے شک ہم نے	اَنْزَلْنٰهُ	ہم نے اس (قرآن) کو نازل کیا	لَيْلَةِ	رات
اَلْفِ	ہزار	شَهْرٍ	مہینہ	تَنَزَّلُ	اترتے ہیں
اَلْمَلٰٓئِكَةُ	فرشتے	اِذْنِ	اجازت		

حفظ سے پہلے طلبہ کو اس سورت کے الفاظ کے معانی سمجھائیں، اس کے بعد اور وضاحت بھی کیجیے۔ حفظ کروانے کے لیے پہلے تجوید کے قواعد کے ساتھ سورت کی بلند آواز میں تلاوت کیجیے۔ پھر ایک ایک آیت پڑھیں اور طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ تلفّظ دُرست کروائیے اور تجوید کے قواعد سے آگاہ کیجیے۔ اغلاط کی وضاحت تختۂ تحریر پر کیجیے۔ 'ک' اور 'ق' کی ادائی دُرست کروائیے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ میں مدِّ متصل کے قاعدے کی وضاحت کیجیے۔ 'ہ' اور 'ح' کی ادائی کا فرق بتائیے، 'ط' کو موٹا پڑھائیے، مِّنْ اَلْفِ میں اظہار کا قاعدہ بتائیے، مِّنْ كُلِّ میں اخفا کے قاعدے کی وضاحت کیجیے اور اس سورت کی تلاوت کی آڈیو طلبہ کو سنائیے۔ سورت طلبہ سے باری باری پڑھوائیے، نیز جوڑی اور گروہ کی صورت میں بھی پڑھوائیے۔ سورت مع ترجمہ خوش خط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن ایک ایک طالبِ علم کو بلا کر سورت زبانی سنیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- تینوں سورتوں کو حفظ کروانے کے بعد طلبہ کے درمیان قرأت کا مقابلہ رکھیے۔
- "شبِ قدر" کی اہمیت و فضیلت پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مضمون لکھوائیے۔
- شبِ قدر کی دُعا مع ترجمہ یاد کروائیے۔

سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ

امدادی اشیا

- خوش الحان قاری کی تلاوت آڈیو/ویڈیو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۴

طریقۂ تدریس

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبہ کو بتایئے کہ سورۃ البیّنۃ مدنی سورت ہے، اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسالت کی ضرورت اور اہمیت کو واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو کفر و شرک سے نجات دلانے اور ان کی رہنمائی کے لیے انبیا و رُسُل بھیجے تاکہ لوگ باطل طریقوں کو چھوڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں۔ یہ ہی دُرست دین ہے اور اس دُرست دین کی پیروی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا اور ان کی جزا کا بھی ذکر فرمایا جو دائمی جنتوں کی صورت میں ہو گی جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے برعکس جنھوں نے کفر و شرک کی روش کو نہ چھوڑا ان کی سزا جہنم کی آگ ہو گی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پختہ ایمان اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور کفر و شرک سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَمۡ يَكُنِ	نہیں تھے	مُنۡفَكِّيۡنَ	باز آنے والے	الۡبَيِّنَةُ	روشن دلیل
يَتۡلُوۡا	وہ تلاوت کرتا ہے	مُّطَهَّرَةً	پاکیزہ	قَيِّمَةٌ	دُرست
اُمِرُوۡۤا	انھیں حکم دیا گیا	دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ	دُرست/سیدھا دین	شَرُّ الۡبَرِيَّةِ	بدترین مخلوق
جَزَآ	بدلہ	تَجۡرِيۡ	بہتی ہیں	اَبَدًا	ہمیشہ
رَضِيَ	وہ راضی ہو	خَشِيَ	وہ ڈرا		

حفظ

سورت حفظ کروانے سے قبل بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے مطابق اس کی تلاوت کیجیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں ایک ایک آیت پڑھیں۔ مخارج اور تجوید کے قواعد کی اصلاح کروایئے۔ مثلاً: اھل میں ھ اور ح کا فرق۔ مُنۡفَكِّيۡنَ: میں اخفاء کا قاعدہ، مِنۡۢ بَعۡدِ: اقلاب کا قاعدہ۔ جَآءَتۡهُمُ میں، مدّ متّصل کا قاعدہ۔ وَمَآ اُمِرُوۡۤا میں مد منفصل کا قاعدہ۔ حُنَفَآءَ مد متصل کا قاعدہ وغیرہ۔

خوش الحان قاری کی تلاوت سنوائیے۔ حفظ کے لیے طلبہ فرداً فرداً اور گروہ کی صورت میں سورت کو بار بار پڑھیں۔سورت یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن سب سے سنیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- حفظ کے لیے دی گئی سورتوں کی قرأت کا مقابلہ رکھوائیے۔ جیتنے والے طلبہ کو شیلڈ اور انعامات دیجیے۔
- تجوید کے قواعد کا مقابلہ رکھوائیے۔
- الفاظ معانی سننے کا مقابلہ رکھوائیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

حفظ کے لیے دی گئی سورتیں مع ترجمہ	طلبہ کی تحاریر	انجیر اور زیتون کے فوائد پر تحقیقی مضمون
تجوید کے قواعد	**لیلۃ القدر کی دُعا** ترجمہ: اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے تو معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرما۔	لیلۃ القدر کے فضائل

حفظ و ترجمہ

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دُعا

امدادی اشیا

- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۵

طریقۂ تدریس

دُعا کی فضیلت و اہمیت اور اس کا طریقہ طلبہ کو بتائیے۔ طلبہ کو اس دُعا کا پس منظر بتائیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کے عتاب سے بچنے کے لیے مدین کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت وہ بالکل بے سرو سامانی کی حالت میں مصر سے نکلے تھے۔ نہ زادِ راہ نہ راستے کا پتہ، کئی دن سے بھوکے تھے۔ راستے میں ایک جگہ رکے وہاں دو لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا اور ایک درخت کے سائے میں آکر بیٹھ گئے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی فریاد پیش کی کہ ”اے میرے رب! (واقعی) میں اس خیر (برکت) کا جو تو نے میری طرف اتاری ہے۔ محتاج ہوں۔“ اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا کو فوراً شرفِ قبولیت عطا فرمایا، ان دونوں لڑکیوں نے اپنے والد کو یہ واقعہ سنایا۔ ان کے والد نے فوراً حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بُلا بھیجا۔ ان کی نیکی اور شرافت کو دیکھتے ہوئے اپنی ایک بیٹی کی شادی ان سے کردی اور کئی سال انھیں اپنے پاس رکھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں پیغمبری عطا فرمائی۔ اس دُعا میں انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو خیر طلب کی تھی وہ سب کی سب انھیں مل گئی۔ پس ہمیں چاہیے کہ مشکلات سے پریشان ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں، صبرو ہمت سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ ضرور مشکل کو آسانی اور تکلیف کو راحت میں بدل دیتا ہے۔

معانی و مطالب

ترجمہ بتانے سے قبل الفاظ معانی سمجھایئے مثلاً:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَبِّ	اے میرے رب	اَنْزَلْتَ	تونے نازل فرمایا	اِلَیَّ	میری طرف
فَقِيْرٌ	محتاج				

دُعا کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ بتایئے۔حفظ کرانے کے لیے دُعا کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیے۔ طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ بار بار پڑھوایئے یہاں تک کہ انھیں یہ دُعا حفظ ہو جائے۔

حضرت نوح علیہ السّلام کی دُعا

امدادی اشیا

- دُعا مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہو۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۵

طریقۂ تدریس

طلبہ کو دُعا کا ترجمہ بتانے اور حفظ کروانے سے قبل اس دُعا کا پس منظر بتائیے۔ یہ حضرت نوح علیہ السّلام کی دُعا ہے جو سورہ نوح کی آیت نمبر اٹھائیس میں موجود ہے۔ حضرت نوح علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے جنھیں چالیس سال کی عمر میں نبوّت عطا ہوئی اس کے بعد وہ ساڑھے نو سو برس تک اپنی قوم کو تبلیغ کرتے رہے، اللہ وحدہٗ لاشریک کی بندگی پر اجر اور کفر و شرک پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ دن رات اپنی قوم کو دین حق کی دعوت پہنچاتے رہے مگر سوائے چند لوگوں کے باقی پوری قوم غرور و تکبر اور سرکشی و بغاوت کی وجہ سے کفر و شرک پر مُصر رہی اور دعوت و تبلیغ کے باوجود گمراہی میں بڑھتی چلی گئی تو بالآخر انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا فرمائی۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور (سب) مومن مردوں اور (سب) مومن عورتوں کو بھی اور ظالموں کی ہلاکت ہی میں اضافہ کر۔ (سورۃ نوح: ۲۸) اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کی دُعا کو قبول فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السّلام کو حکم دیا کہ وہ ایک کشتی بنائیں جس میں وہ مومنین اور دیگر مخلوقات کے جوڑوں کو سوار کریں۔ حضرت نوح علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی۔ اللہ تعالیٰ نے عذاب کی صورت میں طوفان اور سیلاب بھیجا جس میں اس سرکش قوم کو غرق کر دیا اور حضرت نوح علیہ السّلام اور تمام مومنین کو محفوظ و مامون رکھا۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کماحقہٗ پیروی کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ سکیں اور اس کی رحمت کے مستحق ہوں، آمین

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَبِّ	اے میرے رب	اغْفِرْ	تو بخش دے	وَالِدَیَّ	میرے والدین کو
دَخَلَ	وہ داخل ہوا	بَیْتِیَ	میرا گھر	تَزِدِ	اضافہ فرما
تَبَارًا	ہلاکت				

طلبہ کو دُعا کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ بتائیے اور سمجھائیے۔ دُعا کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھیے۔

طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ بار بار پڑھوایئے یہاں تک کہ دُعا انھیں حفظ ہو جائے۔
سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

کلماتِ طیّبات

امدادی اشیا

- کلماتِ طیّبات مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط تحریر ہوں۔
- چارٹ جس پر تسبیح کے دانے بنے ہوں جن پر یہ کلمات تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۵

طریقۂ تدریس

کلماتِ طیّبات اور مسنون دُعا حفظ کرانے سے قبل ذکر اذکار اور مسنون دُعاؤں کے پڑھنے کی اہمیت و فضیلت واضح کیجیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

اور یقیناً اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے۔ (سورۃ العنکبوت: ۴۵)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا کہ

لہٰذا تم مجھے یاد کیا کرو، میں تمھیں یاد رکھوں گا۔ (سورۃ البقرہ: ۱۵۲)

مذکورہ کلماتِ طیّبات پڑھنے کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور رحمان کے نزدیک پسندیدہ ہیں۔
یعنی سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق یہ وہ کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے خاص کرلیا، یہ وہ تسبیح ہے جس کی وجہ سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ مزید فرمایا کہ جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھتا ہے تو اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (بخاری) اس تسبیح کو پڑھنا اللہ تعالیٰ کو سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔
جو شخص ایک مرتبہ یہ تسبیح پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیتا ہے۔
آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس تسبیح کے اجر و ثواب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سبحان اللہ کہنا آدھے میزان کو بھر دیتا ہے اور باقی آدھے میزان کو الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے اور جسے اللہ تعالیٰ اپنی تسبیح کی توفیق عطا فرما دے تو یہ اللہ تعالیٰ کا اس بندے پر احسانِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ تسبیح پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
کلماتِ طیّبات کے الفاظ معانی اور لفظی و بامحاورہ ترجمہ بھی سمجھایئے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سُبۡحَانَ	پاک ہے	بِحَمۡدِهٖ	اپنی تعریف کے ساتھ	الۡعَظِيۡمِ	عظمت والا

حفظ

یہ کلماتِ طیّبات بلند آواز میں بار بار پڑھیے، طلبہ آپ کی پیروی میں دہرائیں۔ طلبہ کو ان کلماتِ طیّبات کو پڑھتے رہنے کی تلقین و تاکید کیجیے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

اے ہمیشہ اور زندہ رہنے والے! تیری رحمت (کے وسیلے) سے تیری مدد چاہتا ہوں۔ (سنن ترمذی ۳۵۲۴)

طریقۂ تدریس

دُعا کا ترجمہ کرنے اور حفظ کروانے سے قبل مسنون دُعا کی اہمیت و فضیلت بیان کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ ہمارا مشکل کُشا اور حاجت روا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، لہٰذا ہر معاملے میں مدد کے لیے، ہر مشکل کے حل کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں، اس دُعا کو پڑھنے کا اہتمام کریں جس کو پڑھنا آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے معمولات میں شامل تھا۔ مسنون دُعا کو پڑھنے کا اجر و ثواب تو ملے گا ہی، اس کے علاوہ ہماری مشکلات کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شاملِ حال ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَا حَيُّ	اے زندہ رہنے والے	يَا قَيُّوْمُ	ہمیشہ رہنے والے	بِرَحْمَتِكَ	تیری رحمت کے وسیلے سے
اَسْتَغِيْثُ	تیری مدد چاہتا ہوں				

طلبہ کو لفظی و بامحاورہ ترجمہ بھی سمجھائیے۔

حفظ

دُعا حفظ کروانے کے لیے بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھیے، طلبہ آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ بار بار دہرائیے، یہاں تک کہ طلبہ کو یہ دُعا زبانی یاد ہوجائے۔ طلبہ کو تاکید کیجیے کہ وہ اس دُعا کو پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔

مجوزہ سرگرمیاں

- دُعائیں اور کلماتِ طیّبات خوش خط لکھنے کا مقابلہ رکھوائیے۔
- مسنون دُعائیں پڑھتے رہنے کو معمول بنانے کی تلقین کیجیے
- طلبہ کو مزید مسنون دُعائیں اور کلماتِ طیّبات یاد کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

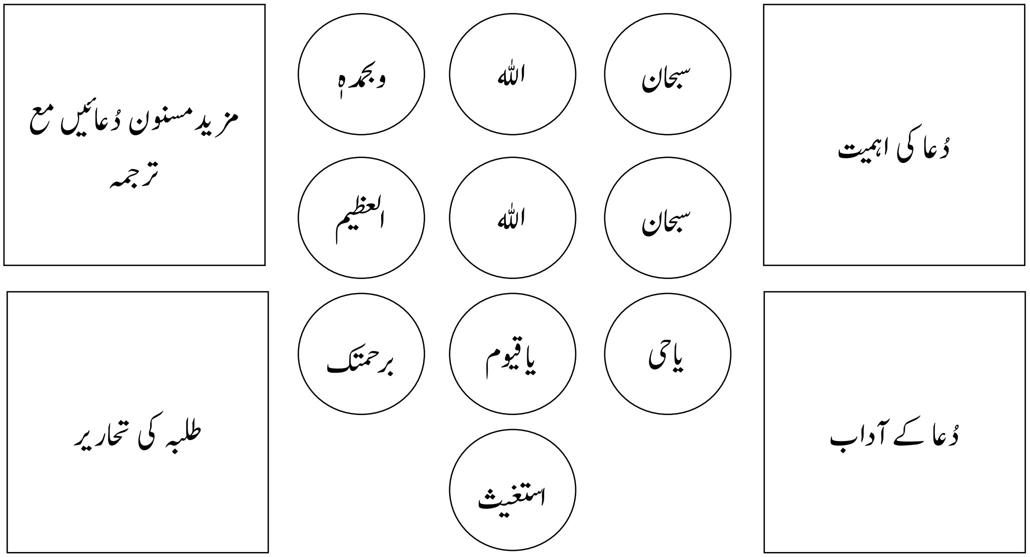

کلماتِ طیّبات، احادیث

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''سب باتوں میں افضل بات اورسب کلمات میں افضل یہ چار کلمات ہیں۔''

- سُبۡحَانَ اللہِ • وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ • وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ • وَاللہُ اَکۡبَرُ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مزید فرمایا کہ: ''یہ کلمہ سُبۡحَانَ اللہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکۡبَرُ مجھے اس پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج نکلتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

احادیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث نمبر ۱

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تُو خرچ کر، میں تجھ کو دیے جاؤں گا۔ (صحیح بخاری: ۵۳۵۲: الکافی: ج ۷ : ص ۳۴۱)

امدادی اشیا

- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۶، ۷

طریقۂ تدریس

طلبہ کو حدیث کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت سے آگاہ کیجیے۔ حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَنْفِقْ	تم خرچ کرو	اُنْفِقْ	میں خرچ کروں گا	عَلَيْكَ	تم پر

حدیث بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے، حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ اس حدیث میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انفاق کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اسلام وہ دین ہے جو مال و دولت کو جمع کر کے رکھنے کی بجائے خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ایسے شخص کی سخت مذمت کی گئی ہے جو اپنا مال گن گن کر رکھتا ہے، نہ اپنے اوپر خرچ کرتا ہے اور نہ دوسروں پر۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ رہے گا۔ ہر گز نہیں بلکہ ایسا شخص قیامت میں اللہ تعالیٰ کے غضب کا حق دار ہوگا، جبکہ صدقہ خیرات اور دوسروں کے حقوق کی ادائی پر خرچ کیا جانے والا مال نہ صرف بڑھتا رہتا ہے بلکہ آخرت میں اجر و ثواب اور نجات کا موجب بھی بنتا ہے۔ آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ زمین و آسمان کے خزانوں کا وارث بھی وہی ہے۔ وہ ہی اپنے بندوں کا رزق وسیع کرتا ہے اور جو جتنا خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کئی گنا کر کے اس کی طرف لوٹا دیتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قسم کھا کر فرمایا کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے مال و دولت میں اضافہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں کو مزید بڑھا دے تو اسے چاہیے کہ وہ جائز کاموں اور دوسروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے دل کھول کر خرچ کرے تاکہ بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے رزق کو مزید وسیع کر دے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کوئی دن نہیں گزرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے "اے اللہ خرچ کرنے والے کو اچھا عوض دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ بخل کرنے والے کو برباد کر دے۔ (بخاری، مسلم)

حدیث نمبر ۲

ترجمہ: جو شخص کسی راستے میں حصولِ علم کی خاطر چلے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنّت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلائے گا۔

(سنن ابی داوٗد: ۳۶۴۱: بحارُ الانوار : ج ۱۰۸: ص ۱۸)

طلبہ کو حدیث کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت سے آگاہ کیجیے۔ حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت حدیث پڑھیے۔ الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے، مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَن	جو کوئی	سَلَكَ	چلا	طَرِيْقًا	کسی راستے پر
يَطْلُبُ	وہ طلب کرتا ہے	طُرُقِ	راستے، طریق کی جمع		

حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے اور پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس حدیث میں حصولِ علم کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب کو بیان فرما کر دراصل علم کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ علم انسان کی ترقی، بقا اور تحفظ کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے، کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟

(سورۃ الزمر: ۹)

اللہ تعالیٰ علم والوں کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم میں سبقت لے جانے پر ہی حضرت آدم علیہ السّلام کو فرشتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سب سے پہلے جس کام کا حکم دیا گیا، وہ یہ ہی تھا کہ 'پڑھیے'، علم کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت کی بنا پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ:

علم کا حصول ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ۔ البیہقی باب شعب الایمان)

علم کی اہمیت و ضرورت کو سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں نے ماضی میں عروج اور ترقی کی منازل طے کیں اور دیگر اقوام پر سبقت لے گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیگر احادیث میں بھی علم حاصل کرنے والوں کو بے شمار اجر و ثواب کی نوید سنائی ہے، مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو علم کی طلب میں نکلے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے۔ ترمذی)

جو شخص علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم اس کے ان گناہوں کا کفّارہ بن جاتا ہے جو اس نے پہلے کیے تھے۔ (ترمذی)

علم حاصل کرنے والے کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور بے شک عالم کے لیے زمین و آسمان میں ہر چیز مغفرت کی دُعا کرتی ہے (یہاں تک کہ) پانی کے اندر مچھلیاں بھی اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ (ترمذی۔ ابو داوٗد۔ ابن ماجہ)

پس ہمیں چاہیے علم کو فرض اور عبادت سمجھ کر حاصل کریں تاکہ دنیا میں ترقی کی راہ آسان ہو اور آخرت میں جنّت کا حصول اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

حدیث نمبر ۳

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کہے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صحیح بخاری: ۳۳: بحارُ الانوار: ج ۷۴ : ص ۴۶)

طلبہ کو حدیث کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت سے آگاہ کیجیے۔ حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اٰیَةُ	نشانی	ثَلَاثٌ	تین	حَدَّثَ	بات کی
کَذَبَ	جھوٹ بولا	اَخْلَفَ	خلاف ورزی کی	اؤْتُمِنَ	امانت دار بنایا گیا
خَانَ	خیانت کی				

حدیث بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے، طلبہ کو حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔

حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے بتائیے کہ اسلام خیر خواہی کا دین ہے، اسلام اپنے ماننے والے سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ کوئی ایسا عمل نہ کرے جس سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے، آپس کے تعلقات خراب ہوں یا کسی کا نقصان ہو۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ہمارے دین نے ہر اچھی بات کا حکم دیا اور ہر برے کام سے روکا ہے۔ لہٰذا حدیث میں بیان کردہ تینوں برائیاں کسی منافق میں تو ہوسکتی ہیں، کسی مسلمان میں نہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ دو باتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں، پہلی خیانت اور دوسری جھوٹ (طبرانی)

اسی طرح ایفائے عہد کو دین میں بہت اہمیت دی گئی ہے، وعدہ خلافی کرنے کو نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔مسلمان کی شان یہ نہیں کہ وہ کسی سے وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا نہ کرے۔مومن کی صفات بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المومنون: ۸)

تیسری برائی خیانت ہے جسے منافق کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔مومن کی صفت یہ ہے کہ اگر کوئی اس کے پاس اپنی کوئی چیز بطور امانت رکھے تو طلب کرنے پر وہ اسے پوری پوری لوٹا دے گا۔

جبکہ منافق کی یہ علامت ہے کہ وہ امانت کے طور پر رکھی ہوئی چیز کو لوٹانے سے انکار کردے گا یا اس میں سے کچھ حصہ غصب کرے گا۔پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ کہیں ہم میں یہ خامیاں تو نہیں پائی جاتیں جن کا ذکر اس حدیث میں کیا گیا ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم مومن کی صفات کو اپنائیں، منافق کی نہیں ۔

ہمیشہ سچ بولیں، وعدہ خلافی سے بچیں اور امانتوں کا پاس رکھیں۔ لوگوں کے رازوں کو چھپائیں۔ اپنا کام پوری ذمے داری سے کریں۔ لوگوں کی امانتیں ان کے مالکوں تک بغیر کسی کمی بیشی کے پہنچا دیں۔

حدیث نمبر ۴

بے شک دین (اسلام) آسان ہے۔ (صحیح بخاری ۳۹)

تختۂ تحریر پر حدیث مع ترجمہ خوش خط تحریر کیجیے۔ بلند آواز میں پڑھیے۔ الفاظ معانی بتائیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِنَّ	بے شک	الدِّیْنَ	دین	یُسْرٌ	آسان

حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ اس کے بعد حدیث کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ

بے شک (پسندیدہ) دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ (سورۃ آل عمران: ۱۹)

یعنی تمام ادیان میں صرف دین اسلام ہی اصل دینِ ہے۔ یہ ہی دینِ فطرت ہے، اس میں زندگی گزارنے اور بندگی کرنے کے تمام اصول آسان اور فطرت کے عین مطابق ہیں، پس اس دین میں کوئی تنگی، دشواری اور حرج نہیں کیوں کہ ہمارا رب رحمان اور رحیم ہے۔ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رحمت اللعالمین ہیں۔ دین اسلام میں لوگوں کے لیے خیر خواہی، سلامتی اور آسانی ہے، دیگر مذاہب کی طرح رہبانیت (ترک دنیا) نہیں ہے۔ رسم و رواج اور سخت ریاضتیں نہیں ہیں۔ عبادات میں سہولت اور آسانی ہے۔ نماز کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لیجیے۔ بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھ لیجیے۔ اشاروں سے پڑھ لیجیے۔ سفر میں ہیں، قصر پڑھ لیجیے۔ پانی نہیں مل رہا تو تیمّم کرلیجیے۔ سفر میں ہیں یا بیمار ہیں، روزے نہیں رکھ سکتے تو بعد میں گنتی پوری کر لیجیے۔ مال ہے، نصاب کو پہنچ رہا ہے تو ڈھائی فی صد زکوٰۃ دیجیے وگرنہ فرض نہیں۔ صاحبِ استطاعت ہیں تو حج کر لیجیے ورنہ حج فرض نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اللہ کسی شخص پر اُس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۸۶)

مزید فرمایا کہ

اللہ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمھارے لیے مشکل نہیں چاہتا۔ (سورۃ البقرۃ: ۱۸۵)

کافر و مشرک اگر دائرہ اسلام میں آجائے تو اسلام لانے سے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ گناہ گاروں کے لیے توبہ اور مغفرت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے، اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الزمر: ۵۳)

اور فرمایا کہ

اس (اللہ تعالیٰ) نے (اپنے کرم سے) رحمت کرنا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے۔ (سورۃ الانعام: ۱۲)

اسی طرح دین اسلام میں کھانے پینے، رہن سہن میں سادگی ہے، تقریبات تکلف سے پاک ہیں۔ ذات پات کی بندش نہیں، مساوات رواداری، اخوّت، مروّت، مودّت، سخاوت و ایثار، قناعت اور درگزر ہے۔ فقہ کے تمام معاملات میں بھی آسانی اور تخفیف کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا لوگوں کو خوش خبریاں سناؤ، متنفر نہ کرو۔ مزید فرمایا میں یکسوئی والا اور آسان دین دے کر بھیجا گیا ہوں (ابن کثیر)

حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے اگر کوئی دو معاملات ہوتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان میں سے آسان کا انتخاب فرمایا کرتے تھے۔ پس ہمیں چاہیے دینِ اسلام کے آسان ہونے پر اپنے رب کے شکر گزار ہوں، اس کے احکامات پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی ان آسانیوں سے آگاہ کرنے والے ہوں تاکہ وہ اس آسان دین پر عمل کر کے آسانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا، رحمت، کرم اور فضل کے مستحق ہو جائیں اور ان کی دنیا و آخرت سنور جائے (آمین)

حدیث ۵

اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔(صحیح بخاری : ۱۴۲۷: الکافی : ج ۴: ص ۱۲)

حدیث تختۂ تحریر پر مع ترجمہ خوش خط لکھیے۔ بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔ الفاظ معانی بتائیے، مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْيَدُ	ہاتھ	الْعُلْيَا	اوپر والا	خَيْرٌ	بہتر ہے
مِنَ	سے	السُّفْلٰى	نیچے والا		

حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ بتائیے پھر اس کی وضاحت کیجیے، اس حدیث میں نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے امّت کو خودداری کا درس دیا ہے اور عزّتِ نفس کی تعلیم فرمائی ہے۔ اوپر والا ہاتھ دینے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے۔ مطلب یہ کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے کہ آدمی محنت اور جدوجہد کے ذریعے نہ صرف اپنی معیشت اور روزی کا سامان کرے بل کہ خود اس قابل ہو جائے کہ وہ لوگوں کو دے سکے، ان کی مدد کر سکے۔ فقروفاقہ اور تنگ دستی کی وجہ سے لوگوں کے آگے سوال کرنا، بھیک مانگنا خودداری کے منافی ہے۔ اسلام بھیک مانگنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے کیوں کہ اس سے دین، اخلاق اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اس لیے اس کی مذمّت کی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ بھیک مانگتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہو گا۔ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ اس نے دنیا میں اپنی خودداری اور عزت نفس کو قائم رکھنے کے لیے محنت نہ کی بلکہ مانگنے کو ترجیح دی۔ اس کے مقابلے میں جو شخص محنت سے اپنا مقام بناتا ہے، مال و دولت کماتا ہے اور لوگوں کی مدد کرتا ہے تو ایسے سخی کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینے والوں میں سے بنائے، لینے والوں میں سے نہیں۔

حدیث ٦

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔
(صحیح مسلم ٦٨٥٣: نہج الفصاحہ : ص ٢٤٨)

حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیے۔ الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے، مثلاً:

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فِیْ	میں	عَوْنِ	مدد	الْعَبْدِ	بندہ
اَخِیْہِ	اس کا بھائی				

حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے۔ پھر حدیث کی وضاحت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ اولاد آدم علیہ السّلام کو ایک دوسرے کا خیر خواہ، ہمدرد اور حاجت روا دیکھنا چاہتا ہے۔ جب ہی تو اس نے انسانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے رحمت ومسرت ومودت کا جذبہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک اصول بتایا ہے کہ

اور نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کام) میں باہم تعاون نہ کرو۔ (سورۃ المائدہ : ٢)

یعنی یہ بھلائی، خیر خواہی اور حاجت روائی خیر اور بھلائی کے کاموں میں ہونی چاہیے نہ کہ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بنائی جس سے اس کے ماننے والے اور نہ ماننے والے سب مستفید ہو رہے ہیں۔ رزق روزی کے سامان سب کے لیے ہیں۔سورج، چاند، ستارے، درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، موسم سب کی خدمت پر لگے ہوئے ہیں۔ ایسے میں انسان کو بھی یہ تعلیم دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مال، وقت، صلاحیتیں دوسروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں لگا دیں۔ اللہ کی دی ہوئی ان نعمتوں کو صرف اپنے نفع کے لیے محدود نہ رکھیں۔ دوسروں کی مدد اور حاجت روائی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ایسے بندے کو پسند کرتا ہے بلکہ اس کا حامی و مددگار بن جاتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اور جو کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور کردے گا۔ (صحیح بخاری)

پس اگر کوئی ہم سے کسی مدد کا طالب ہو تو ہمیں مقدور بھر اس کی مدد کرنی چاہیے خواہ وہ مدد جسمانی ہو، مالی ہو یا علمی ہو یا کسی کی جائز سفارش ہو، یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ دکھانا ہو یا بھوکے کو کھانا کھلانا ہو یا معذور، مسافر، محتاج، مسافر، یتیم، بیوہ، مسکین کی کسی ضرورت کو پورا کرنا ہو یا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہو، کسی بے گناہ قیدی کو رہائی دلانا ہو، کسی قرض دار کا بوجھ ہلکا کرنا ہو، کسی کو علم و ہنر سکھانا ہو، کسی کو صائب مشورہ دینا ہو کہ کسی کو تسلّی دینا ہو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق کسی نیکی کو حقیر نہ جانو خواہ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا ہو، مزید فرمایا ''جو شخص راستہ چلتے ہوئے کوئی کانٹا راستے سے ہٹا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کی قدر کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف فرماتا ہے۔ (ترمذی کتاب البروالصلہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارا حاجت روا ہو جائے۔
اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو جائے۔

حدیث نمبر ۷

ترجمہ: پہلوان وہ نہیں جو کُشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے بل کہ پہلوان وہ ہے جو غصّے میں اپنے آپ پر قابو پالے۔
(صحیح بخاری :۶۱۱۴: بحارُ الانوار : ج ۷۴: ص ۱۵۱)

حدیث مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے، بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔ الفاظ معانی تختۂ تحریر پر واضح کیجیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الشَّدِيْدُ	پہلوان/قوی/ طاقتور	بِالصُّرَعَةِ	کُشتی	عِنْدَ	کے وقت
الْغَضَبِ	غصّہ				

حدیث کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سمجھائیے، پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ اس حدیث میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قوی اور طاقتور اس شخص کو قرار نہیں دیا جو کشتی میں کسی کو پچھاڑ دے بلکہ اصل میں طاقتور اور قوی وہ شخص ہے جو غُصّے کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے اور اپنے آپ کو یا کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت بتائی ہے کہ وہ غُصّے کو پی جاتے ہیں۔غضب کی حالت میں دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں۔غُصّہ شیطانی عمل ہےبعض اوقات انسان غصّے میں وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے بعد میں نادم ہوتا ہے۔

اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''غُصّہ کرنا شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ کو پانی ٹھنڈا کرتا ہے، جس کو غُصّہ آئے اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔ (ابی داوٗد، کتاب الادب) مزید فرمایا
جس کو غُصّہ آئے، اگر وہ کھڑا ہے تو اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اور اگر اس سے غُصّہ کم نہ ہو تو لیٹ جائے (ابوداوٗد کتاب الادب)
غصے کو قابو میں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپس کے تعلقات خراب نہ ہو جائیں۔ گھریلو اور معاشرتی فضا پرسکون رہے، لوگ ایک دوسرے سے درگزر کرنے والے ہوں۔ بات بات پر طیش میں آجانا، لڑائی جھگڑا، گالم گلوچ، راہ چلتے لوگوں سے الجھنا مومن کا شیوہ نہیں ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں پیار محبّت سے رہیں، ایک دوسرے کی ناگوار باتوں کو برداشت کریں، تحمّل اور بردباری کو اپنا شیوہ بنائیں۔

مجوزہ سرگرمیاں

مذکورہ احادیث سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث تلاش کر کے لکھیے۔مختصر احادیث یاد کرنے اور سنانے کا مقابلہ رکھیے۔ احادیث پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دلائیے۔ انفاق کو سمجھانے کے لیے طلبہ کو سکھایئے کہ وہ اپنے کھانے پینے میں اپنے ساتھیوں کو شامل کریں۔ اپنے جیب خرچ سے اپنے نادار ساتھیوں کی مدد کریں۔ تعلیم میں رہنمائی کریں۔ کوئی ہنر سکھا دیں۔

انفاق، بندوں کی مدد، غُصّے پر قابو سے متعلق خاکے ترتیب دیں اور جماعت میں یہ تمثیلی خاکے کریں۔

بے شک دین آسان ہے

(اس سے متعلق خاکہ)

ناصر: السّلامُ علیکمُ

شاہد: (کراہتے ہوئے) وعلیکمُ السّلام

ناصر: کیا حال ہیں، اب کیسی طبیعت ہے؟

شاہد: الحمدللہ کچھ بہتری ہے مگر ڈاکٹر نے پانی کے استعمال سے منع کیا ہے، زخموں کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔ تکلیف کی شدّت سے نماز بھی نہیں پڑھ پا رہا۔ کتنی ہی نمازیں قضا ہو چکی ہیں۔

ناصر: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دین کو آسان بنایا ہے۔تم وضو کی جگہ تیمّم کرلو اور اگر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لو۔ بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھ لو۔

شاہد: بہت شکریہ ناصر! تم نے دُرست سمت میں میری رہنمائی کی۔ بے شک ہمارا رب ہم پر آسانی چاہتا ہے۔

تختۂ رزم کی تجاویز

حدیث

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

دونوں ہاتھوں کی تصویر سے واضح کریں

علم کی فضیلت سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث مع ترجمہ	طلبہ کی تحاریر

دُعائیں (زبانی)

شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دُعا

ترجمہ: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیاطین) میرے پاس آئیں۔ (سورۃ المومنون: ۹۷۔ ۹۸)

امدادی اشیا

چارٹ جس پر مذکورہ مسنون دُعائیں مع ترجمہ درج ہوں

تختۂ تحریر

کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۸

طریقۂ تدریس

دُعا مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے، بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھیے۔ الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَّبِّ	اے میرے رب	اَعُوْذُ	میں پناہ طلب کرتا ہوں/کرتی ہوں	مِنۡ	سے
هَمَزٰتِ	وسوسے	يَّحۡضُرُوۡنِ	میرے پاس آئیں		

لفظی و بامحاورہ ترجمہ بتایئے

دُعا حفظ کرانے سے قبل طلبہ کو بتایئے کہ یہ مسنون دُعا ہے جس کو پڑھنے کا اہتمام آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس دُعا کو پڑھتے رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ یہ شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (سورۃ یوسف: ۵)

ایک اور جگہ فرمایا کہ

بے شک وہ (شیطان) تو تمھیں صرف بُرائی اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: ۱۶۹)

شیطان کی ترغیبات سے بچنے کے لیے اس دُعا کو پڑھتے رہنا چاہیے۔ اس لیے کہ تمام اکساہٹیں اور وسوسے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ وہ ضرور بالضرور اس کی مخلوق کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے مخلص بندوں پر تیرا زور نہیں چلے گا۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بن جائیں تو ہمیں ہر

وقت شیطان سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے، اس لیے کہ یہ وہ دشمن ہے جس پر قابو پانا اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ناممکن ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دُعا

اے اللہ ! تو نے میری تخلیق کو اچھا بنایا ہے۔ پس تو میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

امدادی اشیا

چارٹ جس پر مذکورہ مسنون دُعائیں مع ترجمہ درج ہوں

تختۂ تحریر

کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۸

طریقۂ تدریس

دُعا مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے اور پڑھیے، الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَللّٰھُمَّ	اے اللہ	خَلْقِیْ	میری تخلیق کو	فَحَسِّنْ	اچھا بنادے
خُلُقِیْ	میرے اخلاق کو				

حفظ کرانے سے قبل طلبہ کو بتایئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں پر اس کا شکر گزار رہنا چاہیے۔ہمیں اس پر بھی شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور ہمیں بے عیب، بےنقص اور بہترین سانچے میں تخلیق کیا۔ اس نے خود فرمایا کہ

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا۔(سورۃ التین:۴)

پس اللہ تعالیٰ کی یہ منشا ہے کہ بندہ اس کی تخلیق کی تعریف کرے اور خود نمائی اور خود بینی میں مبتلا ہونے کی بجائے اپنے اخلاق کے اچھا ہونے کی بھی دُعا کرے۔ اس لیے کہ اچھی سیرت اور اچھے اخلاق کی بہت اہمیت ہے۔ آدمی اپنے معاملات اور اچھے اخلاق کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں گھر کرتا ہے۔ اپنے نامۂ اعمال کو وزنی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب قرار پاتا ہے۔

نظر بد سے بچنے کی دُعا

میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔ (صحیح مسلم ۲۷۰۸، الموطا ۴۴۴)

امدادی اشیا

چارٹ جس پر مذکورہ مسنون دُعائیں مع ترجمہ درج ہوں

تختۂ تحریر

کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۸

طریقۂ تدریس

دُعا مع ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔ بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔ الفاظ معانی کی وضاحت کیجیے۔

معانی و مطالب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَعُوْذُ	میں پناہ طلب کرتا ہوں/کرتی ہوں	التَّآمَّاتِ	مکمل۔ تمام	شَرّ	برائی
مَا	جو	خَلَقَ	اس نے پیدا کی		

حفظ کرانے سے قبل طلبہ کو بتایئے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نظرِ بد سے بچنے کے لیے اس دُعا کو پڑھا کرتے تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امّت کو بھی اسے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق نظر لگنا برحق ہے جو انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے۔
کفار مکّہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دشمنی میں پیش پیش تھے۔ انھوں نے دیگر اذیتیں دینے کے ساتھ ساتھ ایک کوشش یہ بھی کی کہ عرب کے ایک شخص کو بلایا جو نظر لگانے میں مشہور تھا، وہ جس اونٹ یا جانور کو نظر لگاتا وہ اسی وقت مرجاتا تھا، اس شخص کو بلایا اور اسے کہا کہ وہ (نعوذ باللہ) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نظر لگائے، اس نے بہت کوشش کی کہ وہ نظر لگائے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کے شر سے محفوظ رکھا۔
لوگوں سے حسد کرنے والوں، منفی خیالات رکھنے والوں کے جسم اور آنکھوں سے ایسی منفی لہریں خارج ہوتی ہیں جو دوسروں پر اثر انداز ہوتی ہیں اور ان کے اعصابی نظام کو مفلوج کر دیتی ہیں۔ اسی لیے دین اسلام نے ہمیں مثبت سوچنے، دوسروں کی نعمت پر حسد نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ کسی کی نعمت دیکھ کر حسد میں مبتلا ہونے کی بجائے اسے برکت کی دُعا دینی چاہیے۔
حاسد اپنے حسد کی وجہ سے لوگوں کو نظر لگاتا ہے اور ان کے نقصان کا خواہش مند ہوتا ہے۔ نظرِ بد اور لوگوں کے حسد سے بچنے کے لیے اس دُعا کا اہتمام کرتے رہنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے۔

اسمائے حسنیٰ

نصاب میں دیے گئے اسمائے حسنیٰ تختۂ تحریر پر مع معانی لکھیے، ان کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سارے صفاتی نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کے ساتھ پکارنے اور دُعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اور اللہ ہی کے لیے تمام اچھے نام ہیں لہٰذا اسے اِن (ناموں) کے ساتھ پکارو۔

(سورۃ الاعراف: ۱۸۰)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام یاد کرتا ہے، انھیں شمار کرتا ہے، وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور و فکر کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اس کائنات کے نظام کو چلا رہی ہیں۔

ربّ العالمین کی یہ صفات کائنات میں جا بجا کار فرما نظر آتی ہیں۔ وہ الکبیر ہے یعنی بہت بڑا اور کبریائی و بزرگی والا ہے۔ وہ ربّ العالمین المقیت ہے جو تمام مخلوق کو روزی بہم پہنچا رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اور زمین پر چلنے پھرنے والا جو جان دار ہے، اس کا رزق اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے۔

(سورۃ ھود: ٦)

اللہ تعالیٰ الجلیل ہے یعنی بہت بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔ وہ المجیب ہے ہر ایک کی دُعا کو سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے کہ

بھلا وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دُعا قبول فرماتا ہے، جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے۔

(سورۃ النمل:٦٢)

وہ الحکیم یعنی حکمت و تدبر سے کام لینے والا ہے، اس کی حکمت اور اس کا تدبّر پوری کائنات کے نظام میں کارفرما نظر آتا ہے۔ وہ المجید ہے یعنی عالی مرتبت اور بزرگی والا ہے۔ وہ الحفیظ یعنی سب کا محافظ اور نگہبان ہے، وہ ایسا محافظ اور نگہبان ہے جو اپنی نگہبانی سے تھکتا اور اکتاتا نہیں۔ وہ خود فرماتا ہے کہ

اور اُن دونوں (آسمانوں اور زمینوں) کی نگرانی اُسے نہیں تھکاتی۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۵۵)

وہ الحسیب ہے، ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔ قیامت میں بندوں کے اعمال کا حساب کتاب کرنے والا ہے۔ وہ الکریم ہے، بہت لطف و کرم والا ہے، اپنے بندوں پر بہت رحم و کرم کرنے والا ہے۔ وہ الواسع ہے، وسعت اور فراخی عطا کرنے والا ہے۔ وہ اَلوَدُود ہے، بہت مہربان محبّت کرنے والا رب ہے۔ وہ اَلبَاعِث ہے ،موت کے بعد زندگی عطا کرنے والا ہے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- مذکورہ دُعائیں زبانی سننے کا مقابلہ کروائیے
- تمام مواقع کی دُعائیں پڑھتے رہنے کو معمول بنائیے

OXFORD UNIVERSITY PRESS

- مزید قرآنی اور مسنون دُعائیں زبانی یاد کیجیے اور تمام مواقع پر پڑھتے رہنے کا اہتمام کیجیے۔
- اسمائے حسنیٰ زبانی سننے کا مقابلہ رکھوایئے۔
- اسمائے حسنیٰ خوش خط لکھنے کا مقابلہ منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مزید قرآنی و مسنون دُعائیں	اسمائے حسنیٰ مع ترجمہ
تسبیح جس کے دانوں پر اللہ تعالیٰ کے نام تحریر ہوں	آئینے کی تصویر جس پر آئینہ دیکھنے کی دُعا مع ترجمہ تحریر ہو

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

عقیدۂ ختمِ نبوّت

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر عقیدۂ ختم نبوّت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ تحریر ہوں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۹۔۱۲

طریقۂ تدریس

سبق کے آغاز سے قبل طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے، مثلاً: نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انبیا و رسل علیہم السّلام کو کیوں مبعوث فرمایا؟ کن انبیا پر آسمانی کتب نازل ہوئیں۔ ان کتب کے نام کیا ہیں؟ قرآن مجید میں موجود ان انبیا علیہم السّلام کے نام بتائیے جن کے نام اور واقعات بیان ہوئے ہیں؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آنے کے بعد نبوّت کا باب بند ہو گیا۔ نبوّت کا یہ سلسلہ ختم کیوں ہو گیا؟

عقیدۂ ختم نبوّت کیا ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد تمام شریعتیں کیوں منسوخ ہو گئیں؟ عقیدۂ ختمِ نبوّت کو نہ ماننے والے کے بارے میں دین اسلام میں کیا حکم ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کا جائزہ ہم آج اپنے سبق ''عقیدۂ ختمِ نبوّت'' میں لیں گے۔

تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ پہلا پیراگراف کسی طالب علم/طلبہ سے پڑھوائیے۔ پھر خود اس کی وضاحت کیجیے۔ سبق میں موجود قرآنی آیات و احادیث کے علاوہ مزید قرآنی آیات و احادیث کا حوالہ دیجیے۔ سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ کو بتائیے کہ انبیا علیہم السّلام کے سلسلے کو ختم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اس دین کی تکمیل کر دی جو حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا تھا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ

آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدہ:۳)

ختمِ نبوّت کے دلائل کے لیے دیگر احادیث بھی بتائیے، مثلاً: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیا علیہم السّلام کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے

ایک مکان بنایا اور اس کو خوب عمدہ بنایا اور آراستہ کیا مگر اس کے ایک کونے میں دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کو دیکھنے کے لیے چلتے پھرتے ہیں اور اس کی تعمیر کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مکان بنانے والے نے یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی (جس سے تعمیر مکمل ہو جاتی) اور (اس قصرِ نبوّت) کی وہ آخری اینٹ میں ہوں میں نے اس خالی جگہ کو پُر کر کے قصرِ نبوّت کو مکمل کیا۔'' (صحیح بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ

نبوّت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشّرات کے۔ (صحیح بخاری)

جب مبشّرات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''وہ سچّے خواب ہیں جو کوئی مسلمان دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا دیکھے۔'' (مسندِ احمد)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''بے شک رسالت اور نبوّت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔''(ترمذی مسند احمد)

مزید فرمایا ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطّاب (رضی اللہ عنہ) ہوتے۔''

(ترمذی۔ ابواب المناقب حدیث نمبر ۳۴۵۸ جلد دوم)

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) مہر لگانا (ii) اسود عنسی کا (iii) جنگ یمامہ میں (iv) ایک ہزار سے زائد (v) اسلام سے

۲۔ مختصر جوابات۔

(i) اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قبول دین اسلام ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اعلان خود قرآن مجید میں فرمایا ہے، یہ وہ شریعت ہے جیسے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر مکمل کر دیا گیا۔ اب قیامت تک کسی نئے دین کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی تعلیمات جامع، مکمل اور ہر عہد کے لیے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدہ : ۳)

(ii) وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: اور (اب) بلا شبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح مسلم ۴۷۷۳)

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجّۃ الوداع کے موقع پر تمام امّت مسلمہ کو یہ ذمّہ داری سونپی کہ دنیا کے تمام لوگوں کو دینِ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

(iv) منکرینِ ختمِ نبوّت کو قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں دلائل سے قائل کرنا چاہیے۔

(v) عقیدۂ ختمِ نبوّت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی سنیں اور پھر مناسب اصلاح کے بعد زبانی لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

سبق میں موجود سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

عقیدہ ختم نبوّت سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ	جنگ یمامہ: اسباب، واقعات	ختم نبوّت سے متعلق دلائل	عقیدہ ختم نبوّت سے متعلق احادیث مع ترجمہ

"میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں" (ترمذی، کتاب الفتن)

"میں اللہ کا بندہ اور خاتم انبیا تھا جبکہ آدم علیہ السّلام کے عناصر ابھی مٹی میں تھے۔"

"رسالت اور نبوّت کا سلسلہ منقطع ہوگیا، میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہو گا۔"

ختم نبوّت سے متعلق اہم نکات

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت، کامل، جامع اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت محفوظ ہے۔ اس میں کوئی ردّوبدل نہیں ہوا۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی طرف نبی و رسول بنا کر بھیجے گئے۔ یہ نبوّت کسی قوم یا علاقے تک محدود نہ تھی۔ لہٰذا اب کسی قوم کے لیے الگ نبی یا رسول کی ضرورت نہیں۔

طلبہ کی تحاریر

فرشتوں پر ایمان

امدادی اشیا

- فرشتوں پر ایمان سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۳۔۱۶

طریقۂ تدریس

طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے، عقائد کے بارے میں سوالات کیجیے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان کن کن باتوں پر ہوتا ہے؟ توحید سے کیا مراد ہے؟ رسالت پر ایمان کا کیا مطلب ہے؟ آسمانی کتابوں اور فرشتوں پر ایمان کے بارے میں بھی سوالات کیجیے۔ فرشتوں کی موجودگی اور غیب کی باتوں کو دلائل کے ساتھ واضح کیجیے۔ سائنسی توجیہات بتائیے، مثلاً: ہمارے حواس خمسہ صرف مادی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں اور کائنات میں موجود وہ مخلوقات جو توانائی (Energy) سے بنی ہوں جن کو چھُوا نہ جا سکے، مثلاً: فرشتے جو نور سے بنے ہیں یا جنّات جو بغیر دھوئیں کی آگ سے بنے ہیں، انھیں ہم ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ پنکھا جب تیزی سے چل رہا ہوتا ہے تو ہمیں اس کے پر نظر نہیں آتے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے پر نہیں ہیں۔ اسی طرح ہم ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے کہ دیوار کے اس پار کیا ہے؟ ہمارے دیکھنے کی صلاحیت محدود ہے، ہم روشنی کی صرف ایک قسم کو دیکھ سکتے ہیں جو سات رنگوں سے مل کر بنی ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر اقسام کی شعاعیں اور روشنیاں ہمیں بظاہر نظر نہیں آتیں، مثلاً: انفرا ریڈ شعاعیں، الٹروائلٹ شعاعیں، ریڈیو ویو، ایکسریز وغیرہ، جبکہ دیگر مخلوقات کی دیکھنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے مختلف رکھی ہے، مثلاً: شہد کی مکھی الٹروائلٹ شعاعوں کو دیکھ سکتی ہے، سانپ انفرا ریڈ شعاعوں کو محسوس کرسکتا ہے۔ کچھ جانور اپنی دونوں طرف دیکھ سکتے ہیں۔ کچھ جانداروں کی رات میں دیکھنے کی صلاحیت اس طرح ہوتی ہے جس طرح ہم دن میں دیکھتے ہیں، جیسے اُلّو، بلّی اور دیگر درندے بھی رات میں دیکھ سکتے ہیں۔ مرغ کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ وہ فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے اور اپنے سامنے تیزی سے گزر جانے والی چیز کو پہچان لیتا ہے۔ جبکہ گدھا شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔ جبھی اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ : جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کیونکہ وہ اس وقت بولتا ہے جب فرشتے کو دیکھتا ہے، اور گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

انسانوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے رسالت کے منصب پر فائز انبیا علیہم السّلام کو صلاحیت بخشی تھی کہ وہ فرشتوں اور جنوں کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ السّلام اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو فرشتے اپنی اصل شکل میں دکھائی دیے تھے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ شیطان کو بھی دیکھ لیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ شیطان تمھیں دیکھ کر راستہ بدل لیتا ہے۔ جنوں کو بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تبلیغ فرمائی۔ اسی طرح

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جنّت، دوزخ، قبر اور برزخ کا حال دکھایا۔
اسی طرح حدیث کے مطابق جو شخص سکرات الموت میں مبتلا ہوتا ہے وہ بھی اپنے آس پاس فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے۔ اس دنیا کی چیزیں اس کی آنکھوں میں دھندلا جاتی ہیں جبکہ آخرت کی غیب کی چیزیں اس پر واضح ہونے لگتی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ''ق'' میں فرمایا کہ

ہم نے تجھ سے تیرا (غفلت کا) پردہ ہٹا دیا، تو آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ (سورۃ ق : ۲۲)

پس معلوم ہوا کہ ہم اپنی محدود صلاحیتوں کی وجہ سے غیب کی چیزوں کو اس دنیا میں نہیں دیکھ سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ہمیں یہ صلاحیت عطا فرمائیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کا بھی دیدار کریں گے اور جنتیّوں کے لیے یہ ہی سب سے بڑی نعمت ہوگی، اس کے علاوہ فرشتوں کو بھی دیکھیں گے اور دیگر غیب کے مناظر بھی دیکھنے کی صلاحیت حاصل کرلیں گے۔ فرشتے غیبی مخلوق ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آج ہم فرشتوں پر ایمان کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔ اعلان سبق کے ساتھ سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ سبق کی وضاحت کے لیے مزید قرآنی آیات و احادیث بیان کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دورانِ وضاحت سوالات کیجیے تاکہ طلبہ کی توجہ مرکوز رہے اور ان کے فہم کا ادراک ہو سکے۔
آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) ملائک (ii) چار (iii) بیت المعمور (iv) بیٹے کی (v) قبر میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) چار مشہور فرشتوں کے نام

- حضرت جبرائیل علیہ السّلام
- حضرت میکائل علیہ السلام
- حضرت عزرائیل علیہ السّلام
- حضرت اسرافیل علیہ السلام

ذمّے داریاں

- حضرت جبرائیل علیہ السّلام کا کام انبیا کرام علیہم السّلام تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا تھا۔
- حضرت میکائیل علیہ السّلام کے ذمّے بارش رزق اور ہواؤں کا نظام ہے۔
- حضرت عزرائیل علیہ السّلام کے ذمّے روح قبض کرنا ہے۔
- حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے ذمّے قیامت کے دن صُور پھونکنا ہے۔

(ii) کراماً کاتبین وہ معزّز فرشتے ہیں جو ہمارے دائیں اور بائیں مقرّر ہیں۔ ان کا کام ہمارے نیک اور بد اعمال کو لکھنا ہے۔
(iii) فرشتے ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔
(iv) فرشتوں کی موجودگی سے ہمیں اس بات کا شعور ملتا ہے کہ وہ ہمارے آس پاس موجود ہیں، ہمارے اعمال کو لکھ رہے

ہیں۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت جواب دہی کا احساس رہتا ہے۔ اس وجہ سے ہمیں نیکی کی طرف رغبت اور برائیوں سے دور رہنے کی ترغیب ملتی ہے۔

(v) فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار کاموں پر مامور ہیں، مثلاً: انسانوں کے لیے مغفرت اور رحمت کی دُعا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا، عذاب یا رحمت نازل کرنا۔ لوگوں کی حفاظت کرنا، انھیں حادثات سے بچانا وغیرہ۔

۳۔ تفصیلی سوالات کے جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- جماعت میں فرشتوں سے متعلق معلومات کا مقابلہ رکھوائیے۔ مثلاً: درج ذیل سوالات کے دُرست جوابات تحقیق کر کے بتائیے۔
- فرشتے ہمیں نظر کیوں نہیں آتے؟
- قبر میں سوال و جواب کرنے والے فرشتوں کا نام کیا ہے؟
- نیک و بد اعمال لکھنے والے فرشتے کیا کہلاتے ہیں؟
- فرشتوں کا علم زیادہ ہے یا انسانوں کا؟ دلیل؟
- فرشتے کس کے گرد طواف کرتے ہیں؟
- فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کیوں کیا؟
- کتنے عرصے بعد فرشتوں کو دوبارہ طواف کا موقع ملتا ہے؟
- فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس کسی شکل میں آئے؟
- اللہ تعالیٰ کے عرش کو کون اُٹھائے ہوئے ہیں؟
- توحید پر ثابت قدم رہنے والوں کو فرشتے کیا خوش خبری سنائیں گے؟

۴۔ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں ایمان بالغیب پر مضامین تحریر کیجیے۔

طلبہ کی تحاریر

فرشتوں کی خصوصیات

۱۔ فرشتے نوری مخلوق ہیں

۲۔ فرشتوں کو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے انھیں سکھایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

(اے اللہ!) تُو پاک ہے، ہمارے پاس تو اتنا ہی علم ہے جو تُو نے ہمیں سکھایا، بے شک تُو خُوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ: ۳۲)

۳۔ فرشتے اپنے کاموں سے تھکتے نہیں، وہ عرش عظیم کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

۴۔ فرشتوں کا کام صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور حمد و ثنا کرنا ہے۔

۵۔ فرشتے اپنی ہیئت تبدیل کرنے پر قادر ہیں۔

۶۔ فرشتے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔

قرآنی آیات

اور کافر اس (قرآن) کی طرف سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت کی گھڑی آ پہنچے یا ان پر کسی بے برکت دن کا عذاب آ پہنچے۔ (سورۃ الحج: ۵۵)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے، جو دو دو اور تین تین اور چار چار پَروں والے ہیں، وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے اضافہ فرماتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔ (سورۃ فاطر: ۱)

فرشتے اور روح (جبریل علیہ السّلام) اس کی طرف چڑھتے ہیں (اور وہ عذاب ایسے) دن میں (ہوگا) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ (سورۃ المعارج: ۴)

اور (اے مخاطب!) کاش تم (وہ منظر) دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں (تو) وہ اُن کے چہروں پر اور اُن کی پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) کہ (اب) چکھو جلنے کا عذاب۔ (سورۃ الانفال: ۵۰)

وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔ (سورۃ ق: ۱۸)

وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو ان کے اردگرد ہیں وہ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تُو نے اپنی رحمت اور اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ فرمایا ہوا ہے پس تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور اُنھیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔ (سورۃ المومن: ۷)

احادیثِ مبارکہ

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ (مسلم کتاب الزھر)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک جب مومن کا دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی طرف سفر کرنے کا وقت آتا ہے تو آسمان سے روشن چہروں والے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں گویا کہ ان (فرشتوں) کے چہرے سورج کی طرح چمک دار ہیں۔ (مسند احمد)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں کیسے بے فکر ہوسکتا ہوں (جبکہ) صور والا فرشتہ صور کو منھ میں لیے ہوئے ہے، اس نے اپنی پیشانی کو جھکا رکھا ہے۔ اور اپنا کان لگا کر انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا جاتا ہے (ترمذی کتاب تفسیر القرآن)

آسمانی کتابوں پر ایمان

امدادی اشیا

- آسمانی کتابوں سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۷-۲۰

طریقۂ تدریس

طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے، مثلاً: ان سے معلوم کیجیے کہ کس نبی علیہ السّلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟ ان کتابوں کی تعداد کتنی ہے؟ یہ کیوں نازل کی گئیں؟ مزید قرآنی آیات و احادیث تلاش کر کے موضوع کی وضاحت کیجیے، مثلاً: انھیں بتائیے کہ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات پر ایمان رکھے کہ یہ کتب اور صحیفے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے نازل کیے گئے۔

سورۃ البقرہ میں مومنین اور متقّین کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) سے پہلے نازل فرمایا گیا۔ (سورۃ البقرۃ: ۴)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا کتب سماوی پر ایمان لانے کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے ان مقدّس کتابوں پر ایمان نہ رکھنے کو کفر سے تعبیر فرمایا ہے اور قیامت کے دن عذاب کی وعید سنائی ہے کہ

جن لوگوں نے (اللہ کی) کتاب کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی (جھٹلایا) جس کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (جن سے) وہ گھسیٹے جائیں گے۔ (سورۃ المومن: ۷۰۔۷۱)

ان کتب پر ایمان رکھنا تو ضروری ہے مگر ان پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے دلائل درج ذیل آیات کے ذریعے دیجیے

- سورۃ البقرہ آیت نمبر ۷۵
- سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۱
- سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۴۔۱۵

قرآن مجید کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے بتائیے کہ قرآن مجید جامع، مکمل اور تحریف سے پاک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

باطل اس (قرآن) کے پاس نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے (یہ) بڑی حکمت والے بہت تعریفوں والے (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔ (سورۃ فُصّلت: ۴۲)

سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں جبکہ قرآن مجید قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

دلیل کے طور پر حدیث بیان کیجیے، کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یہ تورات ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تورات کا کچھ حصہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پڑھا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے اگر آج موسیٰ علیہ السّلام بھی تشریف لے آئیں اور تم لوگ میری بجائے ان کی پیروی شروع کر دو تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السّلام زندہ ہوتے اور میری نبوّت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔'' (مسند احمد۔بیہقی۔شعب الایمان)

مجوزہ سرگرمیاں

- ان آیات کو تلاش کر کے لکھیے جن میں آسمانی صحیفوں کے نازل ہونے کا ذکر آیا ہے۔
- ان آیات کو تلاش کر کے لکھیے جن میں چار آسمانی کتابوں کا ذکر ہے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

تدبّر سے متعلق حدیث

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”اے ابوذر رضی اللہ عنہ صبح اٹھتے ہی اگر تم قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لو تو وہ تمھارے لیے سو رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔“ (ابوداؤد)

طلبہ کی تحاریر	فضائل قرآن مجید	وہ آیات جن میں آسمانی کتابوں میں ردبدل اور تحریف کا ذکر ہے۔ • سورۃ البقرۃ ۷۵ • سورۃ الانعام ۹۱ • سورۃ المائدہ ۱۴۔۱۵

قرآن مجید کے حقوق

سبق کی وضاحت کے دوران اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے، دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) چار (ii) زبورِ مقدس (iii) حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر

(iv) قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے (v) قرآن مجید میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) حفاظتِ قرآن مجید سے مراد ہے کہ اس مقدّس آسمانی کتاب میں کسی قسم کا ردّبدل نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

(ii) قرآن مجید کی تعلیمات قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہیں اس لیے انھیں عام کرنا ضروری ہے۔

(iii) ایمان بالکتب سے مراد چار مقدس آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا ہے کہ وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاورسل علیہم السّلام پر نازل کیے گئے۔

(iv) قرآن مجید کے پانچ حقوق ہیں۔

- اس پر ایمان لانا۔
- اس کی تلاوت کرنا۔
- اس کی تعلیمات کو سمجھنا، ان پر غور وفکر کرنا۔
- اس کی تعلیمات پر عمل کرنا۔
- اس کی ہدایات کو آگے پہنچانا یعنی تبلیغ کرنا۔

(v) آسمانی صحائف وہ مختصر کتب یا اوراق ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اچّھی، کارآمد اور مفید ہدایات نازل فرمائی ہیں۔ یہ صحائف جبریل امین علیہ السّلام کے ذریعے انبیا علیہ السّلام پر اتارے گئے۔

۳۔ سوالات کے تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۴۔ طلبہ کو حل کرنے کا موقع دیجیے۔

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

(ب) عبادات

روزہ اور اس کی فضیلت

امدادی اشیا

- رمضان میں مختلف مسلم ممالک میں مسلمانوں کی مصروفیات کی دستاویزی فلم
- چارٹ پیپر جس پر رمضان کے فضائل سے متعلق قرآنی آیات (مع ترجمہ) اور احادیث تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷ صفحہ، ۲۱۔ ۲۵

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبہ سے سوال کیجیے کہ وہ کون سی عبادت ہے جو ہر نبی کی امت پر فرض رہی؟

- رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں کس نمبر پر آتا ہے؟
- شبِ قدر کس مہینے کی طاق راتوں میں آتی ہے؟
- شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے؟

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔
روزہ رکھنے کا طریقہ، روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا اور روزوں کے دیگر مسائل پر بھی گفت گو کی جائے۔

- روزے کو عربی میں کیا کہتے ہیں اور اس کے کیا معنی ہیں؟
- بیمار اور مسافر کے لیے کیا رعایت ہے؟
- روزے کی بدولت انسانی جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) صَوم (ii) رُکنا (iii) ہر اُمّت پر (iv) دوزخ کے (v) روزے دار

۲۔ مختصر جوابات

(i) پہلی اُمّتوں پر بھی روزے فرض تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ
اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔
(سورۃ البقرۃ: ۱۸۳)

(ii) جو بیمار یا سفر میں ہو اسے چاہیے کہ وہ بعد میں دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر اپنی گنتی کو پورا کرے۔

(iii) روزے کے دوران کھانا پینے، کان اور ناک میں دوا ڈالنے، جان بوجھ کر کچھ نگلنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(iv) اعتکاف کا اہتمام رمضان کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے۔

(v) روزے دار کو روزے میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی اصل قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو حقیقی معنوں میں ان نعمتوں کا حصول اسے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنا دیتا ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۴۔ سوال حل کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

نماز جنازہ اور دیگر نمازیں

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر نماز جنازہ کی ادائی کا طریقہ درج ہو
- چارٹ پیپر جس پر سورۃ الانبیا کی آیت ۳۵ درج ہو
- آرٹ پیپر جماعت میں آویزاں کریں جس پر میت کے لیے پڑھی جانے والی دُعا مع ترجمہ درج ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷ صفحہ، ۲۶۔ ۳۰

طریقۂ تدریس

عقیدۂ آخرت کی یاد دہانی کراتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ دنیا اور اس دنیا میں رہنے والی مخلوق ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں بنائی گئی ہے، بلکہ ہمیشہ رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ باقی تمام مخلوق کو بالآخر فنا ہوجانا ہے۔

چنانچہ اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو ہمارا کیا فرض ہے، اس میت کا ہم پر کیا حق ہے ، اس کے سوگواروں کے لیے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، نمازِ جنازہ کیا ہے، یہ کیسے ادا کی جاتی ہے۔

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔

- فرضِ کفایہ سے کیا مراد ہے؟
- نمازِ جنازہ میں کتنے رکوع اور کتنے سجدے ہوتے ہیں؟
- نمازِ جنازہ میں کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟
- قبرستان جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- مردوں کو سلام کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ سلام کے الفاظ سنائیں۔

آخر میں سبق کا خلاصہ بتایئے اور اہم نکات دہرایئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) فرضِ کفایہ (ii) سامنے (iii) نمازِ مغرب (iv) موت کی (v) نمازِ اشراق

۲۔ مختصر جوابات

(i) نماز جنازہ میّت کی بخشش کے لیے اجتماعی دُعا کا نام ہے۔

OXFORD UNIVERSITY PRESS

(ii) فرضِ کفایہ سے مراد وہ فرض ہے جسے کچھ لوگ ادا کرلیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے مثلاً: نماز جنازہ وغیرہ
(iii) نمازِ خسوف اور نماز کسوف میں دو رکعات پڑھی جاتی ہیں۔
(iv) جب بھی ہمیں کوئی حاجت یا ضرورت ہو تو ہمیں دو رکعات صلوٰۃ الحاجۃ پڑھنی چاہیے۔ دو رکعت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور درود کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ کی مسنون دُعا پڑھنی چاہیے، پھر اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری اور گڑگڑاتے ہوئے اپنی حاجت پوری کرنے کی دُعا کرنی چاہیے۔
(v) نماز جنازہ میں شرکت سے موت کی یاد تازہ رہتی ہے اور آدمی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کے لیے تیار کرتا ہے، میت کی بخشش کی دُعا کے ساتھ وہ اپنے گناہوں سے بھی توبہ کرتا ہے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔
سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

دُعا کی اہمیت و فضیلت

امدادی اشیا

- دُعا سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- قرآنی اور مسنون دُعاؤں کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷ صفحہ ۳۱۔ ۳۴

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بطورِ مثال بتائیے کہ ماں اپنے بچّے سے کس قدر لگاؤ رکھتی ہے ، بچّہ جب بھی اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے ماں کی طرف دیکھتا ہے ، وہ اُس کی ہر ضرورت کی تکمیل کے لیے تیار ہوجاتی ہے ، اس سے والہانہ محبت کرتی ہے اور اس کی ہر جائز خواہش پورا کرنا چاہتی ہے۔ ماں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ستّر ماؤں سے زیادہ محبت و شفقت کا معاملہ فرماتا ہے ، لہٰذا انسان کو اپنی تمام ضروریات کی تکمیل کے لیے اللہ ہی سے دُعا مانگنا چاہیے۔ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ہر ایک ضرورت اللہ سے مانگو ، یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ اور نمک بھی۔ (ترمذی)
اس ضمن میں دُعا سے متعلق کوئی واقعہ یا کہانی بھی طلبہ کو سنائی جا سکتی ہے تاکہ سبق میں ان کی دل چسپی بڑھے۔
تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے اور کتاب نکلوائیے۔ پھر بتائیے کہ آج ہم اسی حوالے سے مطالعہ کریں گے کہ دینِ اسلام میں دُعا کی کیا اہمیت اور فضیلت ہے۔
قرآنی آیات و احادیث بھی بورڈ پر لکھ کر سمجھائیے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے سوالات ضرور کیجیے ، مثلاً

- دُعا کا لفظی مطلب کیا ہے؟
- ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کیوں مانگنی چاہییں؟
- غیر اللہ سے مانگنا کیا کہلاتا ہے؟
- شرک سے بچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

دُعا کے آداب اور طریقے سکھانے کے لیے عملی طریقہ اپنائیے یعنی تین چار طلبہ سے اس طریقے پر دُعا کروایئے تاکہ سب کی سمجھ میں آجائے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) عربی زبان کا (ii) پکارنا (iii) دُعا (iv) دھیمی آواز سے (v) ہر حال میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دُعا سے متعلق فرمایا ہے کہ
تم مجھ سے مانگو میں تمھاری دُعا (ضرور) قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دُعا) سے تکبّر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (سورۃ المومن: ۶۰)

(ii) دُعا مانگنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے، پھر حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجا جائے، اس کے بعد پہلے اپنے لیے اور پھر دوسروں کے لیے دُعا کی جائے۔ دُعا کے آخر میں بھی درود پڑھا جائے اور آمین کہا جائے۔

(iii) اللہ تعالیٰ کو دھیمی آواز سے دُعا کرنا پسند ہے۔

(iv) دُعا کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”جب تم دُعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو (صحیح بخاری ۷۴۷۴)

(v) اگر دُعا قبول ہونے میں تاخیر ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی مصلحت سمجھنا چاہیے اور زیادہ اہتمام سے دُعا کرنی چاہیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

باب سوم: سیرتِ طیبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ماہ و سال (مدنی دور)

حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور

مدنی معاشرے کا استحکام

امدادی اشیا

- مدینہ منوّرہ کا نقشہ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۳۵۔۳۸

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کے دوران آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی منافقین اور یہودیوں کی دشمنی اور سازشوں سے نمٹنے کی مزید مثالیں دیجیے، مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ میں مدنی معاشرے کے استحکام کے لیے جو اقدامات کیے وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بہترین سیاسی حکمتِ عملی کو ظاہر کرتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دشمنانِ اسلام سے باری باری نمٹنے کی حکمت عملی کو اپنایا ایک ہی وقت میں سب دشمنوں کا قلع قمع نہ کیا۔ مدینہ منوّرہ میں منافقین کی در پردہ سازشوں اور مخالفت سے بچنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کی گئیں۔ کفار مکّہ نے جب دیکھا کہ مسلمان مدینہ منوّرہ میں امن و چین سے رہنے لگے ہیں تو انھوں نے کفّارِ مدینہ اور منافقین کو ایک پیغام دے کر دھمکایا کہ ”تم نے ہمارے آدمی کو اپنے ہاں ٹھہرایا ہے اب ضروری ہے تم ان سے لڑو یا انھیں مدینہ سے نکال دو ورنہ ہم نے قسم کھائی ہے کہ ہم ایک دفعہ ہی حملہ کرکے تمھارے جوانوں کو قتل کردیں گے اور تمھاری عورتوں کو قبضے میں لے لیں گے۔
اس دھمکی کی وجہ سے منافقین کا سردار عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ کرنے کو تیار ہوگئے۔ مخالفین کی سرگرمیوں کی اطلاع ملتے ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے مجمعے میں نہایت جرأت کے ساتھ پہنچے اور یوں خطاب فرمایا: ”دیکھو! قریش نے تمھارے ساتھ ایک چال چلی ہے اگر تم ان کی دھمکیوں میں آگئے تو تمھارا بہت نقصان ہو گا اس کے مقابلے میں کہ تم ان کی بات کا انکار کرو۔ کیونکہ اگر تم مسلمانوں سے لڑو گے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے ہی بھائیوں اور بیٹوں کو (جو مسلمان ہو چکے ہیں) قتل کرو گے۔ اس کے برعکس اگر تمھیں قریش سے لڑنا پڑا تو تمھارا مقابلہ غیروں سے ہو گا۔“

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت و دانائی سے بھرپور گفت گو کا یہ اثر ہوا کہ کفّار اور منافقین کا مجمع منتشر ہوگیا اور اندرونی فساد کا خطرہ ٹل گیا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہودیوں کی سازشوں سے نمٹنے اور ان کی قوّت کا زور توڑنے کے لیے بھی اقدامات کیے ان کی بدعہدیوں کی وجہ سے ایک ایک کرکے ان کے قبائل کا زور توڑا۔ چنانچہ غزوۂ بنو قینقاع، غزوۂ بنونضیر، غزوۂ بنوقریظہ اور غزوۂ خیبر اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

سبق کی وضاحت کے دوران اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) غزوۂ احد کے موقع پر (ii) پندرہ دن (iii) جلا وطن کرنے کا

(iv) شام کے (v) مدینہ منوّرہ سے

۲۔ مختصر جوابات

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ تشریف لانے کے بعد تین اہم کام کیے۔

- مساجد کی تعمیر • مواخات • میثاقِ مدینہ

(ii) عبداللہ بن ابی مسلمانوں کا دشمن ہوگیا اس لیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ منوّرہ تشریف لانے سے اس کا حکمران بننے کا خواب ادھورا رہ گیا۔

(iii) منافقین نے مسجدِ ضّرار تعمیر کی تاکہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور ان کے خلاف خفیہ سازشیں کرنے کے لیے اس مسجد کو مرکز بنایا جائے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بنو قینقاع اور بنونضیر کو جلا وطن کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(v) بنونضیر کا محاصرہ اس شرط پر اٹھایا گیا کہ وہ اپنے مال و متاع کے ساتھ جلا وطن ہو جائیں۔

۳۔ سوالات کے تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

غزوۂ قینقاع اور غزوۂ بنونضیر ایک نظر میں	طلبہ کی تحاریر	مدینہ منوّرہ کا نقشہ جن میں ان قبائلی علاقوں کی نشان دہی جہاں ان یہودیوں کے قلعے تھے	نقشہ

OXFORD UNIVERSITY PRESS

غزوۂ خندق

امدادی اشیا

- مدینہ منوّرہ کا نقشہ جس میں اس علاقے کی نشان دہی ہو جہاں غزوۂ خندق ہوا
- چارٹ جس پر غزوۂ خندق سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۳۹۔ ۴۳

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے مثلاً: غزوۂ خندق سے پہلے کتنے غزوات ہوئے؟ ان سب میں مسلمانوں کی تعداد کفّارِ مکّہ کے مقابلے میں اگرچہ کم تھی، لیکن اس کے باوجود نتائج مسلمانوں کے حق میں رہے؟ غزوۂ احد کے موقع پر منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا چال چلی؟ غزوۂ احد کے موقع پر مسلمان خاصی تعداد میں شہید ہوئے، اس کی کیا وجہ تھی؟ درّہ خالی چھوڑ دینے کا کیا نقصان ہوا؟ غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کس طرح کی؟

غزوۂ خندق کیوں پیش آیا؟ کئی قبائل کے کثیر لشکر نے مسلمانوں کو مٹانے کی ٹھانی، لیکن اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا؟ اس غزوہ کے اثرات و نتائج کیا ہوئے؟ ان سب کا جائزہ ہم آج سبق ''غزوۂ خندق'' میں لیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔ سبق کے اہم نکات ترتیب سے لکھے جائیے۔ ہر پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے، مثلاً:

(i) قبیلہ بنو نضیر اور بنو وائل کے ۲۰ افراد مکّہ مکرمہ کیوں پہنچے؟
(ii) قبیلہ بنو غطفان کس وجہ سے اس جنگ میں مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کا ساتھ دینے پر راضی ہوا؟
(iii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کیا مشورہ دیا؟
(iv) غزوۂ خندق کس موسم میں ہوا؟
(v) بنو قریظہ نے مسلمانوں کے خلاف حملہ آوروں کا ساتھ کیوں دیا؟
(vi) کئی قبائل مل کر بھی مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو سکے، کیوں؟
(vii) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کیا کارنامہ سرانجام دیا؟
(viii) دشمن کا لشکر ناکام کیوں ہوا؟
(ix) اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کس طرح فرمائی؟

(x) غزوۂ خندق کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ۵ ہجری میں (ii) دس ہزار کا (iii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے

(iv) ایک ماہ (v) تیز ہوا

۲۔ مختصر جوابات

(i) غزوۂ خندق کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں کیوں کہ اس غزوہ میں کئی قبائل نے مسلمانوں کے خلاف حصہ لیا۔

(ii) یہودیوں نے بنو غطفان کو پیشکش کی کہ اگر وہ مسلمانوں کے خلاف ان کا ساتھ دیں تو خیبر میں پیدا ہونے والی سال بھر کی کھجوروں میں سے نصف انھیں مل جائیں گی۔

(iii) محاصرے کے دوران چند جنگجوؤں نے اس جگہ سے خندق پار کرلی جہاں سے وہ کم چوڑی تھی۔ انھوں نے مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر عمرو بن عبدوُد کو قتل کر دیا یہ دیکھ کر اس کے باقی ساتھی خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔

(iv) اس غزوہ میں خواتین ایک قلعے میں تھیں، یہودیوں نے اس قلعے پر حملہ کرنا چاہا، ایک یہودی فوجی قلعے کے پھاٹک تک پہنچ گیا، یہ دیکھ کر حضرت صفیہ رضی للہ عنہا (آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پھوپھی) نے خیمے کی چوب اُکھاڑ کر یہودی کے سر پر دے ماری جس سے وہ مر گیا۔ اس واقعے نے یہودیوں کو خوفزدہ کر دیا وہ سمجھے کہ قلعے کے اندر بھی مجاہدین موجود ہیں، لٰہذا وہ قلعے پر مزید کوئی حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

(v) غزوۂ خندق میں رونما ہونے والے دو واقعات۔

۱۔ دشمن کا لشکر اپنے سامنے اتنی گہری اور چوڑی خندق دیکھ کر پریشان ہو گیا اور حملہ آور نہ ہو سکا، اس نے مدینہ منوّرہ کا محاصرہ کرلیا جو تقریباً ایک ماہ جاری رہا۔

۲۔ ایک ماہ تک اتنے بڑے لشکر کے لیے خوراک اور رسد کا کام آسان نہ تھا۔ لٰہذا رسد کی قلّت کی وجہ سے وہ ہمّت ہار بیٹھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

غزوۂ بنو قریظہ

امدادی اشیا

- مدینہ منوّرہ کا نقشہ جس میں غزوۂ بنو قریظہ کے علاقے کی نشان دہی ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۴۴۔۴۷

طریقۂ تدریس

طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ تشریف لاکر یہاں کے قبائل کے ساتھ کون سا معاہدہ کیا؟ اس کی شرائط کیا تھیں؟

کن کن قبائل نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی؟ اس خلاف ورزی پر ان قبائل کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ غزوۂ خندق میں کس یہودی قبیلے نے معاہدے کی خلاف ورزی کی؟ وہ خلاف ورزی کیا تھی؟ آج ہم اسی سلسلے کی ایک کڑی غزوۂ بنو قریظہ کے اسباب، واقعات اور نتائج کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کیجیے۔ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے اور اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) بنو قریظہ کو (ii) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو (iii) ۵ ہجری میں

(iv) پچّیس دن (v) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

۲۔ مختصر جوابات

(i) غزوۂ احزاب کے دوران بنو قریظہ نے قریشِ مکّہ کی خفیہ طور پر مدد کی اور رسد پہنچانے کی کوشش کی۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ سے گفت و شنید کے لیے بھیجا۔

(iii) غزوۂ احزاب سے واپسی پر حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا کہ بنو قریظہ کے خلاف جہاد کریں۔

(iv) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سنایا کہ بنو قریظہ کے مردوں کو سزائے موت دی جائے،عورتوں اور بچّوں کو

قیدی بنا لیا جائے اور یہودیوں کی املاک اور اموال کو مالِ غنیمت شمار کرتے ہوئے، مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(v) اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ پر مسلمانوں کا ایسا رعب و دبدبہ ڈالا کہ وہ ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مدینہ منوّرہ کا نقشہ جس میں بنو قریظہ کے قلعوں کی نشان دہی ہو	طلبہ کی تحاریر	غزوۂ بنو قریظہ ایک نظر میں

صلح حدیبیہ

امدادی اشیا

- مکہ مکرمہ کا نقشہ جس میں مقامِ حدیبیہ کی نشاندہی کی گئی ہو
- کھجور کے باغات اور خیموں کی تصاویر
- چارٹ جس پر صلحِ حدیبیہ کی شرائط خوشخط تحریر ہوں
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۴۸۔ ۵۲

طریقۂ تدریس

سیرت النبی رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے متعلق طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں بتائیں کہ سنہ ۶ ہجری میں حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خواب دیکھا کہ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ خانۂ کعبہ کی زیارت کر رہے ہیں۔ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس خواب کو حکمِ خداوندی جانا اور تقریباً چودہ سو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لے کر عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ چونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی بیت اللہ کی زیارت کے لیے جا رہے تھے اس لیے تلواریں نیام ہی میں تھیں۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خانۂ کعبہ کا طواف نہ کر سکے۔ کیوں؟ اور اس کے بعد کیا ہوا؟ ان سب کی تفصیل ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

صلحِ حدیبیہ کیوں ہوئی؟ اس کی وضاحت سے پہلے انھیں بتایئے کہ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے ایک میل کی مسافت پر ہے۔ اس مناسبت سے اس بستی کا نام حدیبیہ پڑ گیا جہاں مسلمان اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا، جو تاریخ میں صلحِ

حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔
صلح کی شرائط تختۂ تحریر پر ترتیب سے لکھ کر ان کی وضاحت کیجیے ، ان کے اثرات کے بارے میں بتائیے کہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف طے پانے والی شرائط کس طرح ان کے حق میں بہتر ثابت ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اسے ''فتحِ مبین'' قرار دیا۔
آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے اور سبق کے اہم نکات کو دہرا دیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ۶ ہجری میں (ii) عمرے کے لیے (iii) سورۃ الفتح (iv) بنوخزاعہ نے (v) فتح مکّہ کا

۲۔ مختصر جوابات

(i) مکّہ روانگی کے وقت مسلمانوں کی تلواریں نیام میں تھیں کیوں کہ مسلمان جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ عمرے کی ادائی کی نیّت سے جا رہے تھے۔

(ii) بنوخزاعہ کے رئیس کا نام بدیل بن ورقا خزاعی تھا۔

(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکّہ مکرمہ بھیجا گیا کیوں کہ اہل مکّہ انھیں بہت معزز سمجھتے تھے۔

(iv) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ پھیل جانے کی وجہ سے حدیبیہ کے مقام پر سن ۶ ہجری میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جاں نثاری کی بیعت لی۔ اللہ تعالیٰ اس بیعت سے بہت خوش ہوا اور قرآن مجید کی سورۃ الفتح میں اس بیعت پر اپنی رضا و خوش نودی کا اعلان فرمایا، اس لیے اسے بیعت رضوان کہتے ہیں یعنی ایسی بیعت جس پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہوا۔

(v) اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو فتح مبین قرار دیا کیوں کہ یہ صلح بعد ازاں فتح مکّہ کا سبب بنی۔

۳۔ سوالات کے تفصیلی جوابات پر طلبہ سے جماعت میں تبادلہ خیال کیجیے۔ ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سبق میں موجود سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی سرگرمیاں

امدادی اشیا

- علم کی اہمیت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- مسجد نبوی کا ماڈل
- مکّہ مکرمہ کا نقشہ جس میں دارِ ارقم کی نشان دہی کی گئی ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۵۳-۵۶

طریقۂ تدریس

پہلی وحی کا واقعہ طلبہ سے سنیے، اس وحی کا پہلا حکم علم حاصل کرنے سے متعلق تھا۔ اس حکم کی اہمیت بیان کیجیے۔ سبق کی وضاحت کے لیے علم کی اہمیت و فرضیت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث بیان کیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا مقصد ہی ہدایت وعلم کا نور چار دانگِ عالم میں پھیلانا تھا۔ لیکن اتنے اہم کام کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کتنے سادہ انداز میں بھرپور طریقے سے انجام دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے براہِ راست علم حاصل کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی جدید قسم کی تعلیمی، رہائشی اور معاشی سہولیات نہ تھیں۔ ایک سائبان تلے علم حاصل کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیم و تربیت اتنے موئثر انداز میں ہوئی کہ جس کے اثرات دنیا کے کونے کونے میں پہنچے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم و تربیت سے استفادہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوری دنیا میں علم و ہدایت کے چراغ روشن کیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کام کو بھی انجام دینے کے لیے وسائل سے زیادہ خلوص، لگن، جانفشانی اور خیر خواہی کا جذبہ درکار ہوتا ہے۔ آج ہم پڑھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح اس اہم فریضے کو انجام دیا، تعلیم و تربیت کے کن اصولوں کو ہمارے لیے بطور نمونہ چھوڑا۔ اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

ا۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو (ii) عبرانی (iii) لکھنا پڑھنا

(iv) مسجد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے (v) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۔ مختصر جوابات

(i) پہلی وحی میں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

(ii) دار ارقم میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عبادت کی ادائی اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور ان کا تزکیہ فرماتے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسلوبِ تعلیم بہت سادہ اور عام فہم تھا، مثلاً: ایک مرتبہ راہ چلتے ہوئے درخت کی ٹہنی ہلا کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمجھایا کہ نماز کی ادائی سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں، جس طرح ٹہنی سے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔

(iv) غزوۂ بدر کے موقع پر تعلیم کو عام کرنے کی خاطر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چند قیدیوں کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ یہاں کے لوگوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

(v) حجّۃ الوداع کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو یہ ذمّے داری سونپی کہ موجود شخص غیر موجود تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی باتیں پہنچا دے تاکہ اسلام کی تعلیمات ہر خاص و عام تک پہنچ جائیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے

تختۂ بزم کی تجاویز

تعلیم و تربیت سے متعلق	قرآنی آیات و احادیث	طلبہ کی تحاریر	مضمون: علم کی اہمیت و فرضیت

حضرت محمد رسول اللہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بطور داعیِ امن

امدادی اشیا

- حجر اسود کی تصویر
- امن سے متعلق قرآنی آیات و احادیث
- چارٹ جس پر میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ، فتح مکّہ، خطبہ حجۃ الوداع کے امن سے متعلق نکات تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۵۷۔۶۰

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔سبق کی وضاحت کے دوران اس نکتے کو واضح کیجیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کرکے ہی قومی اور بین الاقوامی سطح پر امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اتنی قلیل مدت میں عرب معاشرے کو یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا۔ امن امان کے لیے جن معیارات کو اپنایا گیا وہ پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ امن و امان کے لیے بنیادی نکتہ یہ تھا کہ پر امن معاشرے اور مضبوط انتظامی ڈھانچے کی تکمیل و تشکیل کے لیے قبیلے، رنگ، نسل، طاقت اور مال و دولت کی بجائے، نیکی، شرافت، خشیتِ الٰہی، فکرِ آخرت، رحم دلی، اخوّت اور محبّت کو اہمیت دی گئی۔تقویٰ اور پرہیز گاری کو معیارِ فضیلت قرار دیا گیا۔ ان ۲۳ برسوں میں بدی کے خاتمے اور سازشوں کو رفع دفع کرنے کے لیے جو جنگیں ہوئیں ان میں فریقین کا جانی نقصان بھی کم سے کم ہوا۔ یہ پر امن انقلاب عالمی انقلاب کے لیے نمونہ ہے، جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پُر امن حکمتِ عملی، فہم و فراست اور تدبّر کا منھ بولتا ثبوت ہے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے تاکہ طلبہ کے فہم کا ادراک ہو سکے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) اسلام کی بنیاد پر　　(ii) بھائی چارہ　　(iii) دس سال کے لیے

(iv) بغیر خوں ریزی کے　　(v) دس برس میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجرِ اسود کی تنصیب کے لیے حجر اسود کو ایک چادر کے درمیان میں رکھا اور تمام قبائلی سرداروں سے فرمایا کہ وہ چادر کے کونوں کو پکڑ کر اٹھائیں۔ جب وہ اسے لے کر حجر اسود کے مقام پر پہنچے تو حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود کو خانہ کعبہ میں نصب فرما دیا۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامِ امن کی خاطر فتح مکّہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان فرمایا۔

(iii) صلح حدیبیہ کا مقصد فریقین میں دس سال کے لیے جنگ بندی کا اعلان تھا۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا تاکہ مہاجرین کا معاشی مسئلہ حل ہو جائے اور آپس میں بھائی چارے اور امن کی فضا برقرار رہے اور دنیا کے لیے یہ رشتہ ایک مثال بن جائے۔

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (صحیح بخاری:۱۰)

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

میثاق مدینہ کے اہم نکات	صلح حدیبیہ کے اہم نکات	حجۃ الوداع کے اہم نکات
طلبہ کی تحاریر	امن سے متعلق قرآنی آیات و احادیث	

(ب) اُسوۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری زندگی

حضرت محمدّ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر و شکر

امدادی اشیا

- صبر و شکر سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۶۱ - ۶۵

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کریں۔

طلبہ کو حضرت محمدّ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صبر و شکر سے متعلق مزید واقعات سنائیے۔ مثلاً کفار نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ سے گرا کر زخمی کر دیا اور بعد میں وہ اسی وجہ سے انتقال کر گئیں۔ حضرت محمدّ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صبر سے کام لیا۔ حضرت محمدّ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دو بیٹیاں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت محمدّ رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس صدمے کو بھی صبر سے برداشت کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہر نعمت آسانی اور بھلائی پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ شکر ادا کیا۔ چاہے وہ غزوہ بدر ہو، غزوہ احزاب ہو یا پھر فتح مکہ۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کوئی بھی چیز نوش فرماتے یا تناول فرماتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ضرور ادا فرماتے اور اپنی امت کو بھی یہی تلقین فرمائی کہ ہر کھانے کے بعد اور پانی کے ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ڈٹے رہنا (ii) تین سال (iii) غزوۂ احد کے موقع پر (iv) احسان ماننا (v) قبیلہ ہمدان

۲۔ مختصر جوابات

(i) شرعی اصطلاح میں صبر سے مراد زندگی کی تکالیف اور مصائب کو بردباری کے ساتھ برداشت کرنا ہے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے صاحبزادے جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر فرمایا:

’’آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غم سے بھرا ہوا ہے لیکن ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہیں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔‘‘ (صحیح مسلم ۶۰۲۵)

(iii) شکر کے معنی ہیں احسان ماننا، شرعی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو پاکر اس کا احسان ماننا، اس کی نعمتوں کی قدر کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی امّت کو صبر اور شکر سکھانے کے لیے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی شخص سے اس کی طرف دیکھے جسے مال اور جمال میں فضیلت حاصل ہے تو اس کو بھی دیکھے جو اس سے کمتر ہے، جس پر (خود) اسے فضیلت حاصل ہے۔ (صحیح مسلم۔۷۴۲۸)

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کثرت کے ساتھ عبادت و ریاضت فرمایا کرتے تھے، جب اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے ’’کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔‘‘ (صحیح بخاری۔۱۱۳۰)

(v) حدیث کے مطابق مومن ہر طرح سے فائدے میں ہے، اگر اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور اگر نہیں ملتی تو صبر کرتا ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا سادہ طرزِ زندگی اور قناعت

امدادی اشیا

- سادگی و قناعت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۶۶۔۶۸

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔

طلبہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے سادہ طرز زندگی اور قناعت سے متعلق مزید واقعات سنائیے، مثلاً:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تین صاع جَو کے عوض گروی رکھی تھی۔ جس لباس میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا اس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے کہ ’’ابن آدم کو ان چند چیزوں کے سوا کسی چیز کا حق نہیں کہ رہنے کے لیے گھر ہو، بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا ہو اور پیٹ بھرنے کے لیے روکھی سوکھی روٹی اور پانی ہو۔‘‘ (جامع ترمذی ابواب الزہد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی کپڑا کبھی تہہ کر کے نہیں رکھا گیا، اس لیے کہ صرف ایک جوڑا کپڑوں کا ہوتا تھا دوسرا ہوتا ہی نہیں تھا کہ اس کو تہہ کر کے رکھا جاتا۔''

اس طرز زندگی کے مقابلے میں آج ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہماری زندگیوں میں سادگی اور قناعت کا کتنا گزر ہے؟ ہمارے لباس ان گنت، ہمارے دسترخوانوں پر انواع و اقسام کے کھانے، ہمارے پُرتعیش گھر، ہم کیسے اُمتی ہیں؟ ہم کیسے پیروکار ہیں؟ آج ہماری بےسکونی اور بے چینی کا سبب یہ ہی ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم مزید کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ دنیا جہاں ہم نے چند دن رہنا ہے، ہماری تمام کوششیں اور جدوجہد اس عارضی قیام گاہ کے لیے ہیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لیے ہمارے پاس کچھ سازوسامان نہیں اور افسوس! ہمیں اس کی فکر بھی نہیں۔ کیا ہمیں یاد نہیں کہ قارون اپنے خزانوں سمیت دفن ہوگیا۔ بے شمار بادشاہ آئے۔ اپنے لیے قیمتی محلّات کھڑے کیے، مال و دولت کے انبار جمع کیے اور خالی ہاتھ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیاوی مال و دولت، جاہ و حشمت، عیش و آرام کی حقیقت کو پالیا تھا، اس لیے ہمیشہ اس سے دور رہے اور اپنے اہلِ بیت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام امّت کو سادگی و قناعت کی تلقین فرمائی۔ ہماری نجات، فلاح، کامرانی، امن، سکون اور چین آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کی پیروی میں ہے۔ دنیاوی مال و دولت کو ہر جائز ناجائز طریقے سے کمانا، ریا کاری کے لیے خرچ کرنا، پُرتعیش تقریبات میں نام و نمود کی خاطر روپیہ پیسہ لٹانا، اشیا جمع کرنا، کھانوں کو ضایع کرنا یہ سب سراسر خسارے کا سودا ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

دوران وضاحت اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) کم پر (ii) عیش کوش (iii) مسافر کی طرح (iv) سادگی کو (v) چھوٹی مشک

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کھانے میں تکلّف نہ فرماتے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے جو کھانا آتا وہ تناول فرمالیتے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا رہن سہن بہت سادہ تھا، آرائش کے سامان کو پسند نہ فرماتے بلکہ سادگی کو ترجیح دیتے تھے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''عیش کوشی اختیار نہ کرنا، اللہ کے بندے عیش کوش نہیں ہوتے۔''

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''دنیا میں اس طرح ہو جاؤ جیسے مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔'' (صحیح بخاری۔۶۴۱۶)

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فقر اختیاری تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دنیا کے بدلے آخرت پسند فرمائی۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب رہنمائی کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

طلبہ سے سرگرمی کروائیے ۔

- سادگی کے فوائد لکھیے۔
- سادگی اور قناعت سے متعلق واقعات اور کہانیاں لکھیے۔
- سادہ زندگی گزارنے والے لوگوں سے گفت گو کیجیے اور ان سے سادہ زندگی گزارنے کے فوائد پر بات چیت کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

سادگی اور قناعت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث	کہانیاں اور واقعات	طلبہ کی تحاریر

حضرت محمد رَسُوۡلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ گفت گو

امدادی اشیا

- قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ جس پر آدابِ گفت گو تحریر ہوں
- چارٹ پیپر جس پر گفت گو سے متعلق اقوالِ زرّیں تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۶۹۔ ۷۲

طریقۂ تدریس

- گفت گو سے متعلق کوئی مقولہ سنائیے جیسے:

"آدمی اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔"

"آدمی اپنی گفت گو سے پہچانا جاتا ہے۔"

- اندازِ گفت گو کیا ہوتا ہے؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ اس سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں؟ حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ گفت گو کیسا تھا؟ ایک مسلمان جو ہمہ وقت داعی اللہ بھی ہے اس کا اندازِ گفت گو کیسا ہونا چاہیے؟ ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق میں لیں گے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:
- گفت گو سے کس بات کا اندازہ ہوتا ہے؟
- زبان کی حفاظت کا کیا مطلب ہے؟
- حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ گفت گو کیسا تھا؟
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص کون ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) سلام (ii) صدقہ (iii) خاموش رہنا (iv) دل آزاری ہو (v) خوش گوار

۲۔ مختصر جوابات

(i) انسان کے اخلاق و کردار میں اہم چیز انداز گفت گو ہے

(ii) گفت گو کے انداز سے آدمی کے کردار، خیالات، قابلیت، علاقائی نسبت اور صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسی گفت گو اور باتوں سے منع فرمایا جس سے لوگوں کی دل آزاری ہو۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لطیف گفت گو سے متعلق واقعہ

ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”میں تمھیں اونٹنی کا بچّہ دوں گا۔“ اس شخص نے عرض کیا ”میں اونٹنی کا بچّہ لے کر کیا کروں گا؟“ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچّہ نہ ہو۔“ (ترمذی۔۱۹۹۱)

(v) طلبہ کو لکھنے کے لیے دیجیے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

(الف) اچّھی عادات اپنانا

میانہ روی

امدادی اشیا

- میانہ روی سے متعلق کوئی واقعہ یا کہانی چارٹ پر تحریر ہو
- میانہ روی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۷۳۔ ۷۶

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبہ کو کوئی کہانی یا واقعہ سنایئے جس میں میانہ روی کا درس ہو۔مثلاً ایک مرتبہ چند صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ازواجِ مطہرات سے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت اور دیگر حالات کی بابت دریافت فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حالات سننے کے بعد وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہمیں بھلا حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کیا نسبت ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ، میں تو رات بھر عبادت کیا کروں گا ، دوسرے صحابی نے کہا ، میں عمر بھر روزے رکھوں گا ، تیسرے صحابی نے ارادہ ظاہر کیا ، میں عمر بھر شادی نہیں کروں گا۔ جب حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان کے ارادوں کی خبر ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا ، "اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں، لیکن (اس کے باوجود) میں (نفلی) روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اور رات کی نماز پڑھتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، بس جو میری سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔"

حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو میانہ روی کا درس دیا۔

تختۂ تحریر پرسبق کا عنوان تحریر کیجیے، اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے سوالات بھی کیجیے۔

- حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اعتدال سے متعلق کیا فرمایا؟
- اخراجات میں میانہ روی سے کام نہ لیا جائے تو کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟
- آواز اور گفت گو میں اعتدال سے کیا مراد ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) اعتدال (ii) میانہ روی (iii) بے ادبی (iv) میانہ روی (v) اعتدال سے

۲۔ مختصر جوابات

(i) عبادات میں میانہ روی سے مراد ہے کہ نفلی عبادت نہ تو اتنی زیادہ کی جائے کہ آدمی کے معمولات متاثر ہونے لگیں اور نہ ہی اتنی کم کہ غفلت کا گمان ہونے لگے۔

(ii) زندگی کے ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کی جا سکتی ہے جیسے عبادات، تعلیم، کھیل کود، تفریح، اخراجات، گفت گو وغیرہ

(iii) عبادات میں اعتدال سے متعلق حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔ (سنن نسائی: ۱۵۸۳)

(iv) گفت گو کے دوران آواز پست ہونی چاہیے۔ اونچی آواز میں گفت گو کو بے ادبی شمار کیا گیا ہے۔قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا گیا کہ وہ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے اونچی آواز میں گفت گو نہ کریں۔ اونچی آواز میں باتیں کرنے سے مریض، پڑھنے والے، سونے والے اور دیگر کاموں میں مصروف لوگ متاثر ہوتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السّلام کی نصیحت کا ذکر کیا ہے جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی، یعنی

اور اپنی آواز نیچی رکھو۔ (سورۃ لقمان: ۱۹)

حدیث رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق آدمی کو چاہیے کہ بھلی بات مُنھ سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

(v) کھانے پینے میں اعتدال نہ رکھنے سے صحت خراب ہوسکتی ہے۔موٹاپا، بلڈ پریشر، اور شوگر جیسی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

سخاوت و ایثار

امدادی اشیا

- چارٹ ، جس پر سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت سے متعلق آیات اور احادیث درج ہوں
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۷۷۔ ۸۰

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبہ کو سیرت النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے سخاوت کا کوئی واقعہ سنائیے۔مثلاً ایک مرتبہ ایک بدو آیا اور

کہنے لگا "اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! ان دونوں پہاڑوں کے درمیان بکریوں کے جتنے ریوڑ ہیں، مجھے دے دیں۔" حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے وہ سب دے دیے۔ اس سخاوت کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اپنے قبیلے والوں کے پاس گیا اور کہنے لگا، "بھائیو! سب اسلام قبول کرلو، حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتنا دیتے ہیں کہ پھر کسی کو غربت و افلاس کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔" (مسلم)

یہ سبق بھی اسی موضوع پر مشتمل ہے کہ سخاوت کیا ہوتی ہے، اس کی فضیلت کیا ہے، بخل کسے کہتے ہیں اور اس کی اتنی مذمت کیوں کی گئی ہے۔

دورانِ وضاحت طلبہ کے فہم کا اندازہ کرنے اور اُن کی توجہ سبق کی طرف مرکوز رکھنے کے لیے مختلف سوالات کیے جا سکتے ہیں، مثلاً

- سخاوت کا مفہوم کیا ہے؟
- سخاوت کے بارے میں حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟
- بخل کے نقصانات کیا کیا ہیں؟
- وہ کون سی دو خصلتیں ہیں جو مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں؟

آخر میں سبق کا خلاصہ بھی بیان کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) فیاضی (ii) اللہ تعالیٰ کی راہ میں (iii) کنجوسی

(iv) ایمانی (v) نہ اپنے آپ پر نہ دوسروں پر

۲۔ مختصر جوابات

(i) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اس لیے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے دینِ اسلام میں (مال) دینے یعنی سخاوت کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے جبکہ مانگنے یعنی دستِ سوال دراز کرنے کی مذمّت کی گئی ہے۔

(ii) مال کی محبّت بخل کا سبب بنتی ہے اور نیک اعمال کے آڑے آجاتی ہے اور بعض اوقات فتنے اور وبال کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "اگر کوئی مقروض مر جائے تو مجھے اطلاع دی جائے میں اس کا قرض ادا کروں گا۔

(iv) سخاوت بخشش اور فیّاضی کا نام ہے جب کہ بخل اس کی ضد ہے، بخل کے معنی تنگ دلی اور کنجوسی کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اپنے مصرف میں نہ لانے اور دوسروں کو بھی اس سے محروم رکھنے کا نام بخل ہے۔

(v) طلبہ کو لکھنے کے لیے دیجیے

۳۔ تفصیلی جوابات پر طلبہ سے اظہارِ خیال کیجیے۔ پھر انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی رہنمائی کیجیے۔

تعلیم و تعلّم کے آداب

امدادی اشیا

- معلّم، متعلّم اور علم سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۸۱۔ ۸۴

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ تعلیم و تعلّم سے متعلق واقعات سنا کر سبق میں دل چسپی پیدا کیجیے۔ مثلاً: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ان کے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے، تاہم ان کی والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت کا بہت اہتمام کیا۔ حصولِ تعلیم کی غرض سے وہ انھیں پہلے حجاز اور پھر یمن لے گئیں۔ ان کا یہ دور بہت مفلسی و غربت کا تھا۔ والدہ کے پاس اتنی رقم بھی نہ ہوتی کہ وہ تعلیم کے لیے بیٹے کو کاغذ دلاتیں، چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ چوڑی چوڑی ہڈیاں ڈھونڈ کر انھیں صاف کر لیتے اور اس پر اپنے اسباق لکھا کرتے تھے۔

ابو نصر فارابی بہت بڑے فلسفی اور عظیم مفکّر تھے، وہ فلسفہ، منطق، طِب، عمرانیات، ریاضی اور موسیقی کے ماہر تھے۔ ان کی زندگی کا ابتدائی دور بہت عُسرت و تنگی میں گزرا۔ دمشق میں وہ ایک باغ کی رکھوالی کیا کرتے تھے، اس دوران بھی وہ مطالعے اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاس چراغ تک نہ تھا، چنانچہ وہ کسی پہرے دار کے چراغ کی روشنی میں رات رات بھر مطالعے میں مصروف رہتے اور پھر ایک دن وہ خود علم کے روشن چراغ بن گئے۔

سبق کی وضاحت کے دوران اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے، مثلاً:

- علم حاصل کرنے کا مقصد اس کو ذریعہ معاش بنانا نہیں بلکہ علم حاصل کرنا عبادت اور فرض عین ہے۔
- اساتذہ کا ادب و احترام کرنے والے ہی دراصل علم کی معراج کو پہنچتے ہیں۔
- اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلبہ کو علم سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھیں۔
- علم حاصل کرنے کے لیے جماعت میں صحت مند ماحول ہونا بھی ضروری ہے، یعنی عدم توجہی، بے توقیری، نافرمانی سے بچنا بھی ضروری ہے۔
- اچھے اخلاق و آداب کا مظاہرہ کرکے ہی علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حل شدہ مشق

ا۔ دُرست جوابات کی نشان دہی۔

(i) پڑھانا، سکھانا (ii) فرضِ عین (iii) روحانی والدین (iv) ہر عمر میں (v) تعلیم پر

۲۔ مختصر جوابات

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص دین سیکھنے کے لیے گھر سے نکلے وہ جب تک واپس نہ آئے وہ اللہ کے راستے میں ہے۔ (ترمذی)
حکمت و دانائی مومن کی گمشدہ میراث ہے وہ اسے جہاں پائے لے لے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(ii) اسلام میں اساتذہ کرام کا مرتبہ بہت بلند ہے، اساتذہ کرام انبیا کرام علیہم السّلام کے وارث اور طلبہ کے روحانی والدین ہوتے ہیں۔

(iii) دوسروں کو علم سکھانا صدقہ جاریہ ہے۔

(iv) اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو علم میں اضافے کے لیے یہ دُعا سکھائی

وَ قُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (۱۱۴)

ترجمہ: اور آپ دُعا کیجیے کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔ (سورۃ طٰہٰ: ۱۱۴)

(v) علم کو صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رکھنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی سکھانا چاہیے، کیوں کہ علم سکھانے سے بڑھتا ہے اور علم سکھانا صدقہ جاریہ ہے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

مجوزہ سرگرمیاں

تعلیم و تعلّم کے آداب سکھانے کے لیے واقعات کو خاکوں کی صورت میں پیش کیجیے، مثلاً: درج ذیل واقعے کو خاکے کی صورت میں اسکول کی کسی تقریب میں پیش کیجیے۔

عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے دو بیٹے تھے۔ مامون الرشید اور امین الرشید۔ دونوں استاد کی خدمت میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے، وہ اپنے استاد کو وضو کرواتے، ان کے جوتے سیدھے کر کے رکھتے اور اٹھا کر لا کر انھیں دیتے۔ خلیفہ ہارون الرشید روزانہ یہ منظر دیکھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ دونوں شہزادے اس بات پر تکرار کر رہے ہیں کہ ان میں سے کون جوتے اٹھا کر استاد کو دے گا۔ دونوں ہی یہ سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اگلے دن خلیفہ نے اپنے درباریوں سے پوچھا۔ ”آپ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون ہے۔“ سب درباریوں نے یک زبان ہو کر کہا ”حضور کا اقبال بلند ہو، آپ ہی سب سے زیادہ باعزّت ہیں۔“ اس پر خلیفہ ہارون الرشید نے کہا ”سب سے زیادہ معزّز تو وہ استاد ہے جس کے جوتے اٹھانے میں شہزادے فخر محسوس کرتے ہیں۔“

تختۂ نرم کی تجاویز

علم کی فضیلت و اہمیت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث	تعلیم و تعلّم کے آداب	طالب علم کے حقوق
اہم نکات	اساتذہ کے حقوق	واقعات/کہانیاں

(ب) بُری عادات سے اجتناب

ریاکاری اور نمود و نمائش

امدادی اشیا

- ریاکاری اور نمود و نمائش سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۸۵۔۸۹

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کیجیے، مزید قرآنی آیات و احادیث کے ذریعے سبق کی وضاحت کیجیے۔مثلاً: طلبہ کو بتائیے کہ ریاکاری ایک قسم کا دھوکہ ہے اور منافقین کا شیوہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک منافقین اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور وہ (اللہ) اُنھیں (ان کے) دھوکے کی سزا دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (تو) سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔(سورۃ النساء: ۱۴۲)

اسی طرح آج کل ریا کاری یا دکھاوے کی نیّت سے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، جس کا اوّلین مقصد شہرت اور نمود و نمائش ہوتا ہے۔ جن کی مدد کی جا رہی ہے ان کے ساتھ اپنی تصاویر کی اشاعت سے کئی نقصانات ہوتے ہیں، ایک تو دکھاوے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، دوسرے جس کی مدد کی جا رہی ہے اس کی عزّتِ نفس مجروح ہوتی ہے، تیسرے دینے والے کی نیّت دوسروں کی مدد کرنا نہیں بلکہ اپنے آپ کو سخی کہلوانا ہوتا ہے، یوں مال و دولت خرچ کرنے کے باوجود یہ نیکی اکارت جاتی ہے۔ حدیث کے مطابق صدقہ خیرات تو اس طرح پوشیدہ کرنا چاہیے کہ اگر دائیں ہاتھ سے دیں تو بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”قیامت کے دن جب عرشِ الٰہی کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اس کے سائے میں لے گا، جن میں ایک وہ شخص ہو گا جس نے صدقہ اس طرح چھپا کر دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق پھل کھا کر چھلکے باہر نہیں ڈالنے چاہییں اس لیے کہ اس سے اس کی دل آزاری ہو گی جس کے پاس ان کو کھانے کی استطاعت نہیں ہے۔ آج ہم اس فرمان کو بالکل نظر انداز کیے ہوئے ہیں۔ سوشل میڈیا پر لوگ اپنی چیزوں، لباس اور انواع اقسام کے کھانوں کی تشہیر کرتے ہیں۔ مختلف تقریبات، ریستوران، تفریحی مقامات پر اپنی تصاویر بنا کر لگاتے ہیں، انھیں اندازہ ہی نہیں کہ وہ دانستہ یا نادانستہ کتنے محروم لوگوں کا دل دُکھا رہے ہیں، گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ناراض کر رہے ہیں، نظرِ بد کا شکار ہو رہے ہیں اور لوگوں کو حسد کرنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”اپنے معاملات لوگوں سے چھپاؤ ورنہ وہ تم سے حسد کرنے لگیں گے۔“

دوران وضاحت اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) دکھاوا کرنا (ii) نیّت پر (iii) شرکِ اصغر (iv) قارون (v) رقابت

۲۔ مختصر جوابات

(i) ریا کاری اور نمود و نمائش کا مطلب ہے دکھاوا کرنا، یعنی کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا و خوش نودی حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو دکھانے اور خوش کرنے کے لیے کرنا۔

(ii) ریا کاری اور نمود و نمائش اس لیے کی جاتی ہے تاکہ لوگ تعریف کریں، دنیا میں شہرت ہو۔ لیکن ایسے کام خواہ کتنی ہی بھلائی کے کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتے۔

(iii) اللہ تعالیٰ نیکی اور بھلائی کے ایسے کاموں کو قبول کرتا ہے جو خالصتاً اس کی رضا کے لیے کیے جائیں، ایسے اعمال نیت کے خلوص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں۔

(iv) نمود و نمائش سے عام آدمی احساس محرومی کا شکار ہوتا ہے، اس کی دل آزاری ہوتی ہے۔

(v) صدقہ و خیرات پوشیدہ طور پر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ صدقہ خیرات لینے والے کی عزّتِ نفس مجروح نہ ہو۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

- سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- نمود و نمائش اور ریاکاری سے متعلق، مضامین، کہانیاں اور واقعات تحریر کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

نمود و نمائش و ریاکاری کے نقصانات	قرآنی آیات و احادیث	کہانیاں/واقعات	طلبہ کی تحاریر

باب پنجم : حُسنِ معاملات و معاشرت

حقوقُ العباد

(مہمان، مسافر، دوست، خواتین)

امدادی اشیا

- حقوق العباد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- چارٹ جس پر مہمانوں کے حقوق درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۹۰۔ ۹۴

طریقۂ تدریس

- طلبہ سے پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں ، کیا ان کے رشتہ دار ان کے گھر آتے ہیں ، رشتہ داروں سے مل کر انھیں کیسا محسوس ہوتا ہے ، وہ اپنے رشتہ داروں کا خیال کیسے رکھتے ہیں ، رشتہ داروں اور دیگر مہمانوں کا استقبال کیسے کرتے ہیں ، ان کی کیا کیا خاطر مدارات کرتے ہیں ، کیا وہ ان کے آنے پر خوشی محسوس کرتے ہیں ، مہمانوں کی آمد ، ان کا استقبال اور ان کی خاطر تواضع بھی خاکے کی شکل میں سمجھائیے۔
- مسافروں کے حقوق تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کی وضاحت کیجیے۔

زبانی سوالات بھی کیجیے۔

- مسافر کسے کہتے ہیں؟
- وہ لوگ جو ہمارے شریک سفر ہوں ، ان سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔
- دوستوں کے حقوق تختۂ تحریر پر لکھ کر اس کی وضاحت کیجیے۔
- دوست کسے کہتے ہیں؟
- دوست کے ساتھ کیسا برتاؤ اور طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے۔
- قرآن شریف میں لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم اپنے گہرے دوست کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر بھی کھانا کھا سکتے ہیں بشرطیکہ ہمیں یقین ہو کہ ہمارا دوست بُرا نہیں منائے گا۔
- اچھا دوست اور ساتھی خوشبو کی دکان اور بُرا دوست اور ساتھی لوہار کی بھٹی کی مانند ہوتے ہیں۔
- خواتین کے حقوق تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ساتھ ساتھ وضاحت بھی کیجیے۔
- دین اسلام خواتین کے حقوق کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔
- خواتین ہر حیثیت (ماں، بیٹی، بہن، بیوی) میں قابل احترام اور عزت کے قابل ہے۔
- ماں کے قدموں تلے جنت قرار دی گئی ہے۔
- دو بیٹیوں کی پرورش پر جنت کا وعدہ ہے۔ اگر ایک ہی ہے تو تب بھی یہی وعدہ ہے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ضرورت مند (ii) درگزر کرنا (iii) خوش دِلی سے (iv) تین گُنا (v) کسی کی نہیں

۲۔ مختصر جوابات

(i) میزبانی پر بہت اجروثواب ملتاہے، مہمان کی آمد میزبان کے لیے باعثِ رحمت و برکت ہے اور حدیث کے مطابق تین دن سے زائد میزبانی میزبان کے لیے صدقہ بن جائے گی۔

(ii) اپنے ہم سفر کے آرام اور سہولت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اسے تکلیف پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے۔ اسے کھانے پینے میں شریک کرنا چاہیے۔ بیٹھنے کے لیے جگہ دینی چاہیے، اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو فراہم کرنی چاہیے۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نیک صحبت سے متعلق فرمایا ”انسان اپنے محبوب ساتھی کے دین پر ہوتا ہے، تو تمھیں چاہیے کہ غور کرو کس سے دوستی کر رہے ہو۔“ (سنن ابی داوٗد۔ ۴۸۳۳)

(iv) اسلام سے پہلے عورت کی گھر اور معاشرے میں کوئی حیثیت نہ تھی، وہ ایک جنس کی طرح تھی جس کی ملکیت کا دعویٰ کوئی بھی کر سکتا تھا، اس کو خریدا اور بیچا جا سکتا تھا۔ وہ بدترین ظلم وستم کا شکار تھی۔ حتیٰ کہ زندگی کے حق سے بھی محروم تھی۔

عربوں کے ہاں تو لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کرنے کا رواج تھا۔ دیگر اقوام میں بھی اس کی کوئی حیثیت نہ تھی، وہ بدی کا استعارہ سمجھی جاتی تھی۔ وہ نہ صرف وراثت کے حق سے محروم تھی بلکہ خود وراثت کے طور پر تقسیم کی جاتی تھی۔ بعض دفعہ شوہر کے انتقال پر اس کی بیوی کو بھی اس کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔

(v) ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی تاکہ وہ اس پر بیٹھ سکیں اور جاتے ہوئے انھیں تحفے تحائف دے کر رخصت فرمایا۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی طلبہ کیجیے۔

نظم و ضبط اور قانون کا احترام

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ٹریفک قوانین سے متعلق اشارات اور ہدایات درج ہوں
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے متعلق اسلامی تعلیمات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۹۵۔ ۹۸

طریقۂ تدریس

طلبہ کی سابقہ معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے سوالات کیجیے کہ

- آج ہمارا معاشرہ کن باتوں کی وجہ سے زمانۂ جاہلیت کا منظر پیش کر رہا ہے؟
- اس بگاڑ کا سدھار کس طرح ممکن ہے؟ وہ کون سے سنہری اصول و قوانین ہیں جن کو اپنانے سے آج ہمارا معاشرہ بھی ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے؟

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

- نظم و ضبط سے کیا مراد ہے؟
- قانون کسے کہتے ہیں؟
- قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟
- عبادات کس طرح نظم و ضبط سکھانے کا ذریعہ بنتی ہیں؟
- مدینہ کی اسلامی ریاست میں حضرت محمد رَسُوۡلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی حدود کا نفاذ امیر غریب سب کے لیے یکساں طور پر کیا، کوئی مثال یا واقعہ بیان کیجیے۔

- آج ہمارے گھر، خاندان اور معاشرے میں فساد اور بگاڑ کی کیا وجوہات ہیں؟
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے معاشرہ منظم رہتا ہے۔ کیسے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ مختصر جوابات کی نشان دہی

(i) ضوابط کے مطابق (ii) تقویٰ کے (iii) ۴ ہجری میں

(iv) معاہدے کو توڑ دیا (v) خلل

۲۔ مختصر جوابات

(i) قانون ان قواعد و ضوابط کا نام ہے، جنھیں کسی اعلیٰ صاحبِ اختیار یا حکومت کی جانب سے نافذ کیا جائے۔

(ii) گھر کا نظام دُرست رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ

- ایک دوسرے کے حقوق کی ادائی اور آپس میں احسان کا معاملہ کیا جائے۔
- تمام کاموں کو مقررہ وقت پر کیا جائے۔
- تمام مصروفیات کو احکام الٰہی کا پابند کیا جائے۔
- گھر کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جائے۔
- اپنے فرائض کو ذمّے داری سے اور احسن طریقے سے انجام دیا جائے۔

(iii) نظم و ضبط کی پابندی نہ کرنے سے انفرادی اور اجتماعی نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ اداروں میں کوئی کام مقررہ وقت پر نہیں ہو سکے گا۔ ملازمت پیشہ افراد اپنے فرائض کی ادائی نہیں کر پائیں گے۔ معاشرے کی ترقّی و خوش حالی رک جائے گی۔ گھر اور معاشرے میں افراتفری پھیل جائے گی۔

(iv) اگر عوام قانون اپنے ہاتھ میں لے لیں گے تو معاشرے میں افراتفری پھیل جائے گی۔ طاقت ور کمزوروں پر ظلم کریں گے اور لوگوں کی حق تلفی ہو گی۔

(v) حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود عام شہری کی طرح عدالت میں پیش ہوئے کیوں کہ وہ ملکی قوانین پر سختی سے عمل کیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھی قانون سے مبرّا نہ سمجھتے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

کسبِ حلال

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر کسبِ حلال سے متعلق قرآنی آیات و احادیث تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۹۹۔۱۰۲

طریقۂ تدریس

- آمادگی کے لیے طلبہ سے ان کے والد اور دیگر رشتہ داروں کے پیشوں سے متعلق گفت گو کی جائے۔ روزگار کن کن ذرائع سے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ کیا ذرائع آمدنی بھی حلال اور حرام ہو سکتے ہیں؟
- حلال ذرائع آمدنی کیا ہیں؟ وہ کون سے ذرائع ہیں جن کی وجہ سے ہماری آمدنی حرام قرار پاتی ہے اور وہ کون سے اعمال ہیں جن کی بنیاد پر ہماری حلال ذرائع سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حلال نہیں رہتی؟
- اس سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں؟

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

- کسبِ حلال سے کیا مراد ہے؟
- حلال ذرائع آمدنی کون کون سے ہیں؟
- رزقِ حلال کمانے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ہدایت فرمائی؟
- حضرت داوٗد علیہ السّلام کیا کام کرتے تھے؟
- کسبِ حلال کے لیے خلفائے راشدین کیا کیا کرتے تھے؟
- حرام اور ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی ممانعت کیوں کی گئی ہے؟
- کسی کو دھوکا دے کر یا نقصان پہنچا کر حاصل کی گئی دولت حرام ہے یا حلال؟
- حرام کمانے والے کا دنیوی و اُخروی انجام کیا ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) حلال کمانا (ii) سلائی (iii) لوہے سے (iv) معاشرتی (v) بے سکونی کے ساتھ

OXFORD UNIVERSITY PRESS

۲۔ مختصر جوابات

(i) ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق کیا جائے عبادت کا درجہ اختیار کرلیتا ہے۔ حلال روزی کمانے کا حکم بھی قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے، اس لیے حلال ذرائع سے روزی کمانا بھی عبادت ہے۔

(ii) حرام مال سے کیے گئے صدقات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔

(iii) ناجائز آمدنی سے دین، اخلاق اور معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایسا مال رشوت، بد دیانتی، ظلم، اور دھوکہ دہی سے حاصل کیا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور جہنم میں جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی عبادات بھی قبول نہیں ہوتیں۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی ایندھن کا گٹھا باندھے، اپنی پیٹھ پر لادے اور بیچ دے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے۔“ (صحیح مسلم ۲۴۰۲)

(v) دوران ملازمت اپنے فرائض سے کوتاہی برتنا، غیر حاضر رہنا، ڈیوٹی کے اوقات میں ذاتی کام انجام دینا اور تفویض کردہ کام کو صحیح طریقے سے انجام نہ دینا ایسے امور ہیں جو حلال کمائی کو بھی حرام بنا دیتے ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

قومی املاک و وسائل کے استعمال کے آداب

امدادی اشیا

- ایئر پورٹ، اسٹیشن، تعلیمی ادارے، بینک، ہسپتال، پارک اور پانی، بجلی اور گیس کے آلات کی تصاویر
- دستاویزی فلم
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۰۳۔۱۰۵

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ تاریخی واقعات کے ذریعے عنوان کو واضح کیجیے، مثلاً: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ دورِ بنو امیہ میں مسلمانوں کے خلیفہ تھے جو تاریخ میں ”عمرِ ثانی“ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا دور بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح مثالی تھا۔

وہ سرکاری اخراجات میں حد درجہ احتیاط برتتے تھے۔ بیت المال کے پیسوں سے خریدی گئی شمع صرف سرکاری کام کے وقت استعمال کیا کرتے تھے۔ اس دوران اگر ان کا کوئی ملاقاتی آجاتا تو فوراً سرکاری شمع کو بجھا دیا کرتے تھے اور اپنی ذاتی شمع جلالیا کرتے تھے۔ اسی طرح سرکاری سواری کو اپنے ذاتی کاموں کے لیے استعمال نہیں کرتے تھے۔

تاریخی واقعات کا آج کل کے حالات سے موازنہ کیجیے۔ خرابیوں کی نشان دہی اور حل پیش کیجیے۔ سبق کی وضاحت کے دوران زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) عوام کی (ii) موسمی تبدیلی کا (iii) عوام کی (iv) عوام کی (v) حفاظت سے

۲۔ مختصر جوابات

(i) گیس، بجلی، پانی۔

(ii) طلبہ کو حل کرنے کے لیے دیجیے۔

(iii) جنگلات کی کٹائی سے زلزلے، زمین کے کٹاؤ، سیلاب اور موسمیاتی تغیّر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر کو روانہ کرتے وقت قومی املاک سے متعلق ہدایات فرماتے کہ لوگوں کی املاک اور فصلوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے، پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔

(v) گیس، پانی، بجلی اور دیگر وسائل کو ضائع ہونے سے بچانا ضروری ہے تاکہ ملک و قوم کو نقصان نہ ہو۔ اور ان وسائل کی قلّت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

طلبہ قومی املاک اور وسائل کی تصاویر بنائیں، قومی املاک اور وسائل کے استعمال کے آداب کو تصاویر کی مدد سے واضح کریں۔

مثلاً: پانی کا نل، گیس کا چولھا، بجلی کے آلات وغیرہ

- قومی املاک و وسائل کے استعمال کے آداب سے متعلق سچے واقعات/تاریخی واقعات/کہانیاں تحریر کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

قومی املاک و وسائل کی تصاویر	قومی املاک و وسائل کے استعمال کے آداب	اہم نکات
واقعات / کہانیاں	طلبہ کی تحاریر	

اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(حضرت حفصہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت اُمِّ سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر اُمّہاتُ المومنین سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ درج ہوں
- چارٹ جس پر مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے فضائل سے متعلق احادیث درج ہوں
- چارٹ جس پر اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دین سے متعلق خدمات درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۰۶۔۱۰۹

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔

طلبہ کی معلومات کا جائزہ لیجیے مثلاً: اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مطلب کیا ہے۔ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نام بتائیے؟

- آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ کا کیا نام تھا؟
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کس کی بیٹی تھیں؟
- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کب آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آئیں؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کے لیے کیا خدمات انجام دیں؟
- آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟
- سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کن علوم میں ماہر تھیں؟ انھوں نے کیا علمی خدمات انجام دیں؟
- آج ہم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی، مقام و مرتبے اور دین کے لیے ان خدمات کا جائزہ لیں گے اور ان کے کردار کو اپنے لیے عملی نمونہ بنانے اور اپنانے کا عزم کریں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ۶۰ (ii) اُمّ المساکین (iii) ہند (iv) ۸۴ (v) ۲۰ ہجری میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔

(ii) حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سخی و فیاض تھیں، فقرا و مساکین کو نہایت فیاضی کے ساتھ کھانا کھلاتی تھیں، اسی وجہ سے ''اُم المساکین'' یعنی مسکینوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں۔

(iii) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ۳۷۸ احادیث منقول ہیں۔

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا حکم بذریعہ وحی دیا۔

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا ''تم میں سب سے جلدی میرے ساتھ آ ملنے والی (میری وہ اہلیہ ہو گی جو) تم میں سب سے لمبے ہاتھوں والی ہے۔''

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔ یوم اُمہاتُ المومنین منائیے۔ مذکورہ اُمہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بارے میں تقاریر، مضامین اور ذہنی آزمائش کے مقابلے منعقد کیجیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

اُمہاتُ المومنین کی دینی خدمات ایک نظر میں	اُمہاتُ المومنین کے مختصر حالاتِ زندگی	اُمہاتُ المومنین کا مقام و مرتبہ اور پاکیزہ کردار کی خوبیاں	طلبہ کی تحاریر

حضرت امام حَسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امدادی اشیا

- نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی جن پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی حکمرانی رہی
- چارٹ جس پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے کردار کی خوبیاں درج ہوں
- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے متعلق احادیث
- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے روضے کی تصاویر
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۱۰۔۱۱۲

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ طلبہ کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیجیے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟ ان کی اولاد کے کیا نام تھے؟ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبّت کا کوئی واقعہ بیان کیجیے۔ وغیرہ وغیرہ

آج ہم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی، سیرت و کردار، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبّت، حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات، عبادت و ریاضت اور سیاسی تدبّر کا جائزہ اپنے اس سبق میں لیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ سبق کی وضاحت مزید واقعات سے کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ دورانِ سبق طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے مثلاً:

- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا کیا نام تھا؟
- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس سے مشابہ تھے؟
- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت میں کتنا عرصہ گزارا؟
- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث منقول ہیں؟
- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو متّحد رکھنے کے لیے کیا انتظام کیا؟
- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
- حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کی چند نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ بھی کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ۳ ہجری میں (ii) سات ماہ (iii) تیرہ (iv) ۴۷ سال (v) مدینہ منوّرہ میں

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سن ۳ ہجری میں مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔

(ii) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رکھا۔

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے پیش گوئی فرمائی کہ ''میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔''(ترمذی ۳۷۷۳)

(iv) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک جائے نماز پر رہتے، ملنے جلنے والوں سے ملاقات کرتے، پھر چاشت کی نماز پڑھ کر اُمہّاتُ المومنین رضی اللہ عنہن کو سلام کرنے جاتے پھر دوبارہ مسجد میں چلے جاتے۔

(v) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حجاز، یمن اور خراسان کے حکمران رہے، پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست بردار ہو گئے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	حجاز، یمن، خراسان کا نقشہ	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی ایک نظر میں
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مناقب	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے روضہ کی تصویر	

سیّدہ زینب بنتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر سیّدہ زینب بنتِ علی رضی اللہ عنہا کے مختصر حالاتِ زندگی اور کردار کی خوبیاں درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۱۳-۱۱۵

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کیجیے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالاتِ زندگی سے متعلق مزید واقعات طلبہ کو سنائیے، مثلاً: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی بے حد محبّت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت زینب بنت علی رضی اللہ عنہا بھی بچپن میں خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کاندھے مبارک پر سوار ہو جاتی تھیں۔ حجّۃ الوداع کے موقع پر جب خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکّہ مکرمہ روانہ ہوئے تو حضرت زینب بنت علی رضی اللہ عنہا بھی اس مبارک سفر میں خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھیں، اس وقت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر پانچ سال تھی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت جعفر طیّار رضی تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، جو تجارت کیا

کرتے تھے اور کافی مال دار تھے۔حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں لونڈیاں اور خادم موجود تھے۔ اس کے باوجود وہ زیادہ تر گھر کے کام کاج خود ہی کیا کرتی تھیں اور اپنے شوہر کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر دونوں بہت فیّاض تھے، کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کرتے اور پریشان حال کی خبر گیری میں لگے رہتے تھے۔ گھر میں مال و دولت کی فراوانی تھی اس کے باوجود حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سادگی اور قناعت کا پیکر تھیں۔حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فصاحت و بلاغت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ورثے میں ملی، وہ کوفہ میں درس و تدریس کا اہم فریضہ انجام دیا کرتی تھیں، کوفہ کی خواتین کو وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے معانی و مطالب اور تفسیر پڑھایا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ وہ خواتین کو تفسیر پڑھا رہی تھیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا بیان بہت غور سے سنا اور بے حد مسرور ہوئے۔

امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) مدینہ منوّرہ میں (ii) کوفہ میں (iii) ۴۰ ہجری میں

(iv) حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (v) شام

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا تعلق آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ترین گھرانے سے تھا۔

(ii) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے چھے ماہ بعد ہوا۔

(iii) کوفہ میں حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواتین کے لیے ایک حلقہ درس قائم کیا ہوا تھا جہاں وہ قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتیں اور خواتین کو دینی علوم سکھایا کرتی تھیں۔

(iv) حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹوں جناب عون اور جناب محمّد رحمۃ اللہ علیہما نے واقعہ کربلا میں شہادت پائی۔

(v) واقعہ کربلا میں بچ جانے والے خانوادے کی قیادت اور حفاظت حضرت زینب بنتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمی انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔ یومِ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا منائیے۔ ان کے بارے میں تقاریر، مضامین اور ذہنی آزمائش کے مقابلے منعقد کیجیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

حضرت زینب بنتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تقریر سے اقتباس	حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہادری و استقامت کا واقعہ	طلبہ کی تحاریر	حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی اور سیرت و کردار کی خوبیاں ایک نظر میں

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت اُبی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار کی چیدہ چیدہ خصوصیات درج ہوں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب:سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۱۶۔۱۲۰

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔مزید واقعات کے ذریعے موضوع کی وضاحت کیجیے مثلاً:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اساتذہ کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تبِ وحی تھے، اس کے علاوہ قضاء، فقہ اور علم وراثت کے ماہر تھے۔ وہ جب کہیں جانے کا ارادہ کرتے اور اپنی سواری پر بیٹھنے لگتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کے سامنے ادب و احترام سے کھڑے ہو جاتے اور گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے۔ یہ دیکھ کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ ”عبداللہ! ایسے نہ کیا کرو“، اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جواب میں فرماتے کہ ”ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنے اساتذہ کی عزت کریں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق احادیث بھی سناتے، مثلاً: حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔“ دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) مفسّرِ قرآن (ii) ابومنذر (iii) کم سن (iv) پانچ ہزار (v) مردِ صالح

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا زاد بھائی تھے۔

(ii) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبرانی اور سریانی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

(iii) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبدالرحمٰن تھا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلّیوں سے لگاؤ کی وجہ سے ابوہریرہ کہا جاتا تھا۔

(iv) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں ریشم کا ٹکڑا ہے اور اس سے وہ جنّت کی جس جگہ کی جانب اشارہ کرتے ہیں، وہ انھیں اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔

(v) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم حدیث اور علم قانون میں مہارت رکھتے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں، کردار اور دینی خدمات سے متعلق سوال و جواب کا کتابچہ تیار کیجیے۔ پھر ذہنی آزمائش کا پروگرام منعقد کیجیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی ایک نظر میں	مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی خدمات	فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے فرمایا

''اس اُمّت کے بہت بڑے عالم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (مسند احمد)

''تم کیا خوب قرآن کے ترجمان ہو'' (المستدرک)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے''۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

''درخت کے نیچے بیعتِ (رضوان) میں شریک ہونے والا کوئی آدمی جہنم میں نہیں جائے گا۔'' (ترمذی، ۳۸۶۰)

مزید فرمایا ''میرے زمانے کے لوگ سب سے بہترین ہیں پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے''

مزید فرمایا ''میرے صحابہ سے حُسنِ سلوک کرو، پھر ان لوگوں سے جو ان کے بعد ہوں، پھر ان لوگوں سے جو ان کے بعد ہوں۔'' (ابن ماجہ)

قرآن مجید میں بیان کردہ فضائلِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۱۔ حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللہِ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت، آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ (اے مخاطب!) تو اُنھیں دیکھے گا رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے وہ اللہ کے فضل اور (اس کی) رضا کے طلب گار ہیں ان کی (اطاعتِ الٰہی کی) علامت ان کے چہروں پر سجدوں کا اثر (نور) ہے ان کے یہ اوصاف تورات میں (بھی) ہیں اور ان کی (یہی) صفات انجیل میں (بھی) ہیں (اصحابِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مثال) اُس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی باریک سی کونپل نکال لی پھر اُسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو کاشت کاروں کو کیا ہی اچھی لگنے لگی تاکہ وہ (اللہ) ان (کی ترقی) سے کافروں کے دل جلائے اللہ نے ایمان والوں اور ان میں سے نیک عمل کرنے والوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ (سورۃ الفتح: ۲۹)

۲۔ وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود اُنھیں شدید حاجت ہو۔ (سورۃ الحشر: ۹)

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

(حضرت بہاء الدین نقش بند بخاری اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہما)

امدادی اشیا

- مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مزارات کی تصاویر
- نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی جن میں مذکورہ صوفیہ رحمۃ اللہ کرام پیدا ہوئے، حصولِ علم کی خاطر گئے اور دینی خدمات انجام دیں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۲۱۔۱۲۳

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم سے متعلق مزید واقعات طلبہ کو سنائیے اور دینی خدمات سے آگاہ کیجیے۔ ان کی تعلیمات کے کتابچے بنوائیے۔

سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے، مثلاً:

(i) حضرت بہاء الدین نقش بند رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام کیا تھا؟

(ii) حضرت بہاء الدین نقش بند رحمۃ اللہ کا سلسلہ نسب کن سے جا کر ملتاہے؟

(iii) حضرت بہا الدین نقش بند رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے اپنا روحانی بیٹا بنایا؟

(iv) حضرت بہاء الدین نقش بند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اعمال سے کس کی حفاظت کی؟

(v) وفات کے وقت انھوں نے کس سورت کی تلاوت سنی؟

(vi) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب کیا تھا؟

(vii) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نسب کن سے جاکر ملتا ہے؟

(viii) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو کن کی برکت سے علم تصوّف حاصل ہوا؟

(ix) عوارف المعارف کا موضوع کیا ہے؟

(x) عوارف المعارف کا انگریزی ترجمہ کس نے اور کس نام سے کیا؟

امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) نقش بندیہ کے (ii) بخارا میں (iii) زنجان میں (iv) ابوحفص (v) صحبتِ شیخ

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت بہاء الدین نقش بند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”گوشہ نشینی میں خواہ مخواہ کی شہرت ہے۔ اور شہرت میں آفت ہے۔ لہٰذا خیریت جمعیت میں ہے اور جمعیت، صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی بشرطیکہ ہر شخص اپنے نفس کی نفی کرے۔“

(ii) وفات سے قبل حضرت بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید سے فرمایا کہ سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کرو۔

(iii) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نمایاں شاگردوں میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شامل ہیں۔

(iv) حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصوّف کو بدعات اور رسومات سے پاک کیا۔

(v) حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت یہ تھی کہ روزانہ دس ہزار دینار لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کمرے میں بہت مال و دولت ہے لیکن جب انھوں نے اندر دیکھا تو وہاں صرف چھے دینار رکھے ہوئے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

ہفتہ صوفیہ کرام منائیے جس میں مذکورہ صوفیہ کرام کے حالات زندگی، پاکیزہ کردار اور دینی خدمات پر تقاریر، مضامین اور ذہنی آزمائش کے مقابلے رکھیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق واقعات/کرامات	مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تعلیمات/اقوال	دینی خدمات

علما و مفکّرین

(حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہم)

امدادی اشیا

- مذکورہ علما و مفکّرین کے مختصر حالات زندگی اور دینی خدمات پر مبنی معلوماتی چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۲۴-۱۲۷

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ مذکورہ علماء و مفکّرین سے متعلق مزید تاریخی حقائق، فضائل و واقعات بیان کیجیے۔ اقوال بیان کیجیے۔مثلاً: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امین الرشید کے دورِ خلافت میں بغداد گئے۔ اس وقت ان کی عمر ۴۷ برس تھی۔ بغداد میں ان کے علم و فضل کا بہت چرچا ہوا اور ہر طرف سے لوگ ان سے اکتسابِ علم کے لیے پہنچنے لگے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو سال قیام فرمایا۔ ان دو سالوں میں مشرقی صوبوں میں شافعی مسلک کے علماء کا حلقہ قائم ہوگیا۔ اگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہاں زیادہ عرصہ قیام کرتے تو عراق سے خراسان تک شافعی مسلک چھا جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کسی دریا کے کنارے وضو فرما رہے تھے، اس جگہ ایک شخص بلندی پر بیٹھ کر وضو کر رہا تھا، لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر وہ تعظیم کے طور پر نیچے اتر آیا۔ پھر جب اس شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب اسے دیکھا اور پوچھا کہ کس حال میں ہو۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے محض اس تعظیم کی وجہ سے بخش دیا جو میں نے حضرت امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضو کرتے ہوئے کی تھی۔

انتقال کے وقت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے خیریت دریافت کی تو فرمانے لگے ''میرے پاس جواب دینے کے لیے وقت نہیں ہے، بس دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ فرما دے کیوں کہ شیطان ملعون مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تمھارا ایمان سلامت لے جانا میرے لیے بہت افسوس کا باعث ہے۔'' اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے سلامتی ایمان کے ساتھ مرنے کی توفیق دے دے۔'' یہ کہتے ہوئے ان کا انتقال ہو گیا۔

(تذکرہ اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ ان کی توجہ مرکوز ہے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) فلسطین میں (ii) حافظ قرآن (iii) بغداد میں (iv) الامالی الکبیر (v) صحیح بخاری

۲۔ مختصر جوابات

(i) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، علم فقہ، معانی اور علوم لغت میں ماہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، ذہانت، حافظے، علم، عبادت اور عدل وانصاف میں بے مثال تھے۔

(ii) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قابل ذکر کارنامہ "مسند احمد بن حنبل" ہے جو احادیث مبارکہ کا ایک مستند مجموعہ ہے۔

(iii) حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ شہرت ان کی تالیف صحیح بخاری ہے جو صحاحِ ستّہ میں شامل ہے اور احادیث مبارکہ کی سب سے مستند کتاب مانی جاتی ہے۔

(iv) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلخ، نیشا پور، بغداد، کوفہ، مکّہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ، شام اور مصر کے علمی مراکز سے علم حاصل کیا۔

(v) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نمایاں شاگردوں میں حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ دارمی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

ہفتہ "علما ومفکّرین" منائیے۔ مذکورہ علماء ومفکّرین کے حالات زندگی، پاکیزہ کردار، امتیازی خصوصیات اور دینی خدمات پر مضامین، تقاریر، مذاکروں اور ذہنی آزمائش کے پروگرام کا انعقاد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات	امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی امتیازی خصوصیات، دینی خدمات	طلبہ کی تحاریر
مذکورہ علماء ومفکّرین کی تصانیف کے نام	صحیح بخاری کی چند احادیث	مسند احمد بن حنبل کی چند احادیث	امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

صحاحِ ستہّ اور ان کے مولفین کے نام

صحیح بخاری : حضرت امام بخاری (محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

صحیح مسلم : امام مسلم بن حجاج نیشا پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سنن ابی داوٗد : امام ابو داوٗد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جامع ترمذی: امام محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سنن نسائی :امام ابو عبدالرحمن النسائی رحمۃ اللہ علیہ

سنن ابن ماجہ : امام ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

فاتحین

(موسیٰ بن نُصیر اور طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہما)

امدادی اشیا

- مذکورہ فاتحین کے مختصر حالات زندگی اور خدمات پر مبنی معلوماتی رپورٹ
- ملٹی میڈیا پر طارق بن زیاد پر بننے والی فلم دکھانے کا اہتمام
- اسپین کا نقشہ اور ان علاقوں کی نشاندہی جہاں سے طارق بن زیاد کی فوج گزری اور جن علاقوں کو فتح کیا
- اسپین کے مشہور شہروں کی تصاویر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۲۸۔ ۱۳۲

طریقۂ تدریس

کہانی کے انداز میں سبق کی وضاحت کیجیے۔ مذکورہ فاتحین سے متعلق مزید معلومات و واقعات بیان کیجیے۔مثلاً موسیٰ بن نصیر کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔موسیٰ بن نصیر کے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج میں افسر تھے۔موسیٰ بن نصیر نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قبرص پر حملہ کیا اور وہاں کئی قلعے تعمیر کروائے اور قبرص میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب کے طور پر کام کیا۔موسیٰ بن نصیر نے تیونس میں جہاز سازی کا کارخانہ بھی قائم کیا اور مسلمانوں کو جہاز رانی کی تربیت دلائی۔ یہی تربیت فتحِ اندلس میں کام آئی۔

دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ ان کی توجہ مرکوز رہے۔تختۂ تحریر پر طارق بن زیاد سے متعلق چند اشارات درج کیجیے یا ان اشارات کے فلیش کارڈز طلبہ کو دکھائیے اور شخصیت بوجھنے کے لیے کہیے۔

- موسیٰ بن نصیر کے آزاد کردہ غلام
- فاتحِ اسپین
- بربر نسل سے تعلق
- جبل الطارق
- طارق بن زیاد کا نام مسلمانوں کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ کیوں؟
- کس سنہ عیسوی میں طارق بن زیاد اندلس کی فتح کے لیے روانہ ہوئے؟
- طارق بن زیاد نے اپنی فوج کا حوصلہ کن الفاظ میں بلند کیا؟
- طارق بن زیاد کس سنہ عیسوی میں اس دنیا سے رخصت ہوئے؟

اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) ۱۹ ہجری میں (ii) بنولخم (iii) طنجہ (iv) ۷۱۱ء میں (v) آٹھ

۲۔ مختصر جوابات

(i) موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ عظیم مسلم فاتح تھے جنھوں نے افریقا اور یورپ میں مسلمانوں کے لیے فتوحات اور حکومت کے دروازے کھولے۔ ان کی فتوحات کی بدولت مسلمانوں نے اسپین پر آٹھ صدیوں تک حکومت کی۔

(ii) موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ نے اشبیلیہ اور مارودہ کو فتح کیا۔

(iii) طارق بن زیاد کی فوج کاؤنٹ جولین کے بحری جہازوں میں اندلس پہنچی۔

(iv) بادشاہ راڈرک فرار ہوتے ہوئے دریا گواڈلیٹ میں غرق ہو گیا۔

(v) بادشاہ راڈرک ایک لاکھ کے لشکر کے باوجود مسلمانوں کی ایمانی طاقت کی وجہ سے شکست کھا گیا۔ بلند حوصلہ مسلمان گھڑسوار دستوں نے چھوٹے چھوٹے حملے کرکے راڈرک کی فوج کے حوصلے پست کردیے اور انھیں مکمل تباہی سے دوچار کردیا۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اسلام میں علم کی اہمیت

امدادی اشیا

- علم کی فرضیت، اہمیت اور فضیلت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پر تحریر ہوں
- مسلم سائنس دانوں، علما و مفکّرین سے متعلق دستاویزی فلم
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۳۳-۱۳۶

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتائیے کہ دین نے سب سے زیادہ علم کے حصول کو اہمیت دی اور اسے فرض قرار دیا۔ سبق کی وضاحت کے دوران طلبہ کو مزید قرآنی آیات واحادیث سنائیے۔ طلبہ کو بتائیے کہ جب مسلمانوں نے علم کی اہمیت کو پہچانا تو چار دانگ عالم میں ان کا ڈنکا بجا۔ انھوں نے صدیوں تک حکومت کی۔ مسلمان سائنس دانوں کے کارناموں کو کئی صدیوں تک یورپ کی جامعات میں بطور نصاب پڑھایا جاتا رہا۔ ان سائنس دانوں نے فلکیات، طب، کیمیا، طبیعیات اور ریاضی جیسے علوم کی بنیادیں رکھیں اور دنیا کو ان علوم سے بہرہ ور کیا۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی علمی ترقی کے اس دور کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تُو نے
وہ کیا گردُوں تھا تُو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبّت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا
تمدّن آفریں، خلّاقِ آئینِ جہاں داری
وہ صحرائے عرب یعنی شتر بانوں کا گہوارہ
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثرّیا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

ہمیں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لیے علم کے حصول کو اسی طرح اہمیت دینی ہو گی جس طرح ہمارے اسلاف نے دی تھی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دینی و دنیاوی اور سائنسی علوم و ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کی جائے۔ دونوں جہاں کی ترقی اور کامیابی

کا راز انہی علوم کے حصول میں پوشیدہ ہے۔

دورانِ وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) جاننا (ii) دارِ ارقم (iii) عبرانی (iv) میراث کا علم (v) تمام مخلوق کا

۳۔ مختصر جوابات

(i) پہلی وحی میں ''پڑھنے'' کا حکم دیا گیا۔

(ii) قرآن مجید تمام علوم کا منبع ہے۔

(iii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں قرآن مجید کی تعلیم کا جائزہ لینے کے لیے نگران مقرر کیے گئے۔ احادیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یاد کرنے اور لکھنے کا سلسلہ شروع کروایا گیا۔ عرب کی شاعری کو محفوظ کروایا گیا۔ غیر ملکی زبانیں سیکھنے پر خاص توجہ دی گئی۔

(iv) نافع علم سے مراد ایسا علم جس سے اپنا اور دوسروں کا فائدہ ہو۔ مثلاً: طب، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، کیمیا وغیرہ، اور غیر نافع علم وہ ہے جو وسوسے پیدا کرے جس سے وقت کا زیاں ہو، اور کسی کا فائدہ نہ ہو یا لوگوں کو ضرر پہنچانے کی غرض سے سیکھا جائے۔

(v) مسلمانوں کے دورِ عروج میں نام ور سائنس دان فلکیات، طب، طبیعیات اور ریاضی جیسے علوم میں مہارت رکھتے تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

علم کی اہمیت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث	طلبہ کی تحاریر	نافع علوم کی فہرست
غیر نافع علوم کی فہرست	نامور سائنس دان اور ان کے کارہائے نمایاں	

اسلام اور امنِ عامّہ

امدادی اشیا

- امن عامہ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ چارٹ پر لکھی ہوئی
- دستاویزی فلم جس میں جنگوں سے ہونے والی تباہی و نقصانات دکھائے جائیں۔
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام اسلامیات ۷، صفحہ ۱۳۷۔۱۳۹

طریقۂ تدریس

طلبہ کو بتایئے کہ اسلام سراسر سلامتی اور امن کا دین ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا مقصد ہی دنیا کو جنگ و جدل سے نجات دلانا اور حق و انصاف کا بول بالا کرنا تھا۔ اس کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بعثت سے قبل ہی امن کے لیے ہونے والی کوششوں کو سراہا اور اس کا حصّہ بنے۔ اور عرب معاشرے میں جاری رہنے والی سالہا سال کی جنگوں کے خاتمے، مظلوم کی مدد اور ظالموں کی بیخ کنی کے لیے حلف الفضول نامی معاہدے کی حمایت فرمائی۔ حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر سرداران قریش اور دیگر قبائل کے لوگوں کو جنگ وجدل سے بچانے کے لیے پُر امن اور حکمت عملی کے تحت حل تجویز کیا۔ تیرہ سالہ مکّی زندگی میں میں ہتھیار اٹھانے کی بجائے صبر و تحمل کو ترجیح دی، ہجرت مدینہ کے بعد بے مثال قائدانہ کردار اور سیاسی بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے مدینہ منوّرہ کے قبائل کے ساتھ میثاق مدینہ کی صورت ایک تاریخی معاہدہ کیا، جو امن وسلامتی، آزادی، عدل و انصاف، اورمساوات کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لیے رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ جنگ و جہاد کے لیے اگر تلوار اٹھائی گئی تو اس کا مقصد بھی ظلم کا خاتمہ، عدل و انصاف کا حصول اور امن کا قیام تھا۔ فرماں رواؤں کو دعوت اسلام کے لیے جو خطوط روانہ کیے تو اس میں مرکزی پیغام یہ ہی تھا کہ اسلام قبول کرو گے تو سلامتی میں آجاؤ گے۔

صلح حدیبیہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے امن عامہ کی خاطر ان شرائط کو بھی مان لیا جو بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اور امن کی خاطر معاہدات کی خلاف ورزی نہ کی۔ فتح مکّہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان دراصل امنِ عامّہ کا اعلان تھا۔ خطبہ حجۃ الوداع کی تمام دفعات، امن عامہ کے انسانی حقوق، اصلاح، فلاح، جان ومال، عزت و آبرو کے تحفظ، پُرامن زندگی، حقِ ملکیت، امانت کی ادائی انسانی جان کے تحفظ، مساوات، طبقاتی تقسیم کے خاتمے اور عالمگیر مساوات ورواداری وغیرہ پر مشتمل تھیں۔ قرآن مجید اور احادیث میں تمام انسانیت کے لیے امن کا پیغام ہے، ظلم و استحصال کے خاتمے کی واضح ہدایات ہیں۔ دین اسلام میں ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ اور ایک انسان کی جان بچانا گویا پوری انسانیت کی جان بچانا ہے۔ حدیث کے مطابق مسلمان کی تعریف یہ بتائی گئی کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (بخاری)۔ حدیث قدسی ہے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! میں نے

اپنے لیے اور تمھارے لیے آپس میں ظلم کو حرام کیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ (صحیح مسلم: باب تحریم الظلم)
آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ احسان کرے۔'' (المشکوٰۃ۔البیہقی۔شعب الایمان)
امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
دوران وضاحت طلبہ سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ دُرست جوابات کی نشان دہی

(i) امن (ii) امنِ عامّہ کا (iii) فلاح و بہبود کے (iv) عدل پر (v) فسادیوں کے لیے

۲۔ مختصر جوابات

(i) دورِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں جہاد پر روانگی کے وقت لشکر اسلام کو ہدایات کی جاتی تھیں کہ بے گناہ لوگوں سے، ہتھیار نہ اٹھانے والوں سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ بوڑھوں، بچّوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔ قیدیوں سے حُسنِ سلوک کیا جائے۔ فصلوں کو برباد نہ کیا جائے۔ پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ لوگوں کی املاک کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

(ii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا
۱۔مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری:۱۰)
۲۔تم ایمان والوں کو آپس میں رحمت، محبّت اور مہربانی میں ایک جسم کی مانند دیکھو گے کہ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو تمام اعضاء بے چین ہو جاتے ہیں۔نیند نہیں آتی اور بخار چڑھ جاتا ہے۔ (بخاری: کتاب الادب)

(iii) دینِ اسلام نے امن و امان کی فضا برقرار رکھنے کے لیے آپس میں پیار و محبّت، اتحاد اتفاق کو پروان چڑھانے، آپس میں بھائی چارے اور حسن سلوک پر زور دیا ہے۔

(iv) اسلام میں جان و مال، عزت آبرو کی حفاظت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کسی کا ناحق قتل پوری انسانیت کا قتل ہے کیونکہ اس سے خونریزی اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور کسی جان کو بچانا پوری انسانیت کو بچانا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے جان کی قدر و قیمت سمجھائی ہے کہ کسی کو ناحق قتل کرنا کتنا بڑا گناہ اور کسی کی جان بچانا کتنا عظیم کام ہے۔ اور اس جان بچانے والے کو ایسا ثواب ملے گا کہ جو تمام انسانوں کو بچانے پر ملتا ہے۔ گویا امن و امان کی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت قدر و قیمت ہے۔

(v) غیبت، چغلی، بدگمانی، نفاق، دھوکا، تجسّس، وعدہ خلافی، خیانت، غبن اور جھوٹ، فرقہ وارانہ تعصب، تخریب کاری وغیرہ ایسے کام ہیں جو محبّت، امن، اور بھائی چارے کی فضا کو خراب کرتے ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات طلبہ سے زبانی سنیے، پھر مناسب اصلاح کے بعد لکھنے کے لیے دیجیے۔

سرگرمیاں انجام دینے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

طلبہ کی تحاریر	خطبہ حجۃ الوداع، اس کا منشور، اہم نکات	امن سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ

نوٹس

نوٹس

نوٹس